عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۹ | ۲۰ تا ۲۶ رمضان ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۷ تا ۲۳ دسمبر ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۳۰

قادیانی مُسلح تصادم
ایک سازش
پس پردہ عوامل و محرکات

شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے حصول کا قریب ترین راستہ

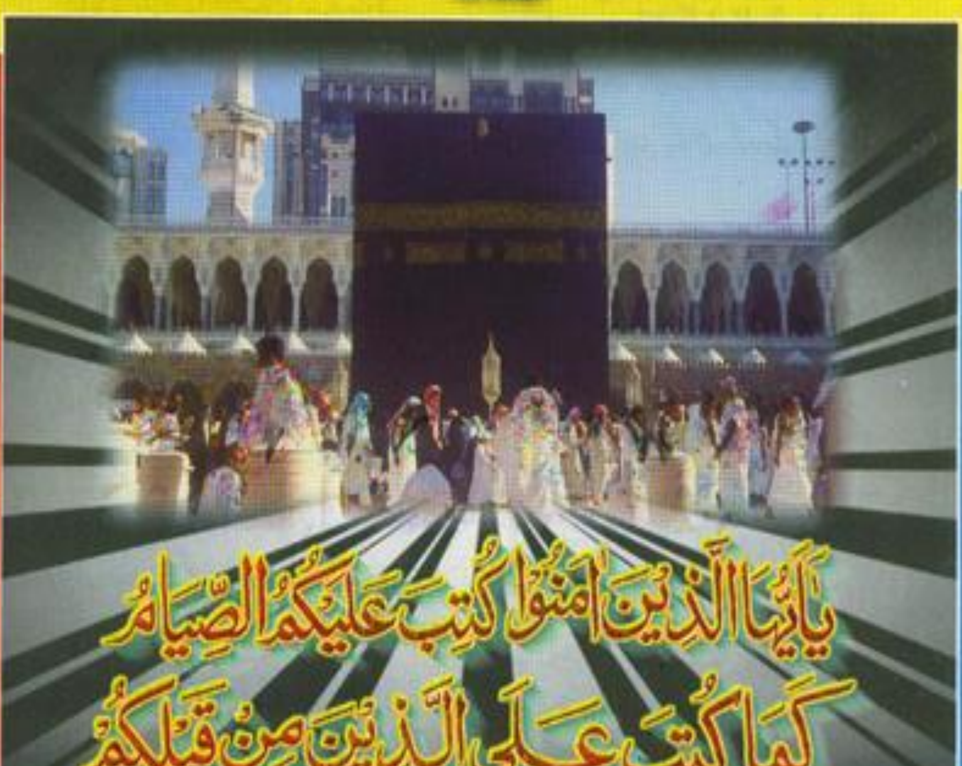

ماہِ صیام کا پیغام مُسلمانوں کے نام

بیجنگ +5 کانفرنس تاریخ و مقاصد

نسوانیت زن کا نگہبان ہے فقط مرد

قیمت: ۵ روپے

اعتکاف کے مسائل

س..... اعتکاف کیوں کرتے ہیں اور اس کا کیا طریقہ ہے؟

ج..... رمضان المبارک کے آخری دس دن مسجد میں اعتکاف کرنا بہت ہی بڑی عبادت ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

اس لیے اللہ تعالیٰ توفیق دے تو ہر مسلمان کو اس سنت کی برکتوں سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ مسجدیں اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں اور کریم آقا کے دروازے پر سوالی بن کر بیٹھ جانا بہت ہی بڑی سعادت ہے۔ یہاں اعتکاف کے چند مسائل لکھے جاتے ہیں۔ مزید مسائل حضرات علمائے کرام سے دریافت کرلیے جائیں۔

۱۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت کفایہ ہے' اگر محلے کے کچھ لوگ اس سنت کو ادا کریں تو مسجد کا حق جو اہل محلّہ پر لازم ہے ادا ہوجائے گا۔ اور اگر مسجد خالی رہی اور کوئی شخص بھی اعتکاف میں نہ بیٹھا تو سب محلے والے لائق عتاب ہوں گے اور مسجد کے اعتکاف سے خالی رہنے کا وبال پورے محلے پر پڑے گا۔

۲۔ جس مسجد میں پنج وقتہ نماز باجماعت ہوتی ہو اس میں اعتکاف کے لیے بیٹھنا چاہیے اور اگر مسجد ایسی ہو جس میں پنج وقتہ نماز باجماعت نہ ہوتی ہو اس میں نماز باجماعت کا انتظام کرنا اہل محلّہ پر لازم ہے۔

۳۔ عورت اپنے گھر میں ایک جگہ نماز کے لیے مقرر کرکے وہاں اعتکاف کرے اس کو مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کا ثواب ملے گا۔

۴۔ اعتکاف میں قرآن مجید کی تلاوت' درود شریف' ذکر و تسبیح' دینی علم سیکھنا اور سکھانا اور انبیاء کرام علیہم السلام' صحابہ کرامؓ اور بزرگان دین کے حالات پڑھنا سننا اپنا معمول رکھے' بے ضرورت بات کرنے سے احتراز کرے۔

۵۔ اعتکاف میں بے ضرورت اعتکاف کی جگہ سے نکلنا جائز نہیں ورنہ اعتکاف باقی نہیں رہے گا۔

(واضح رہے کہ اعتکاف کی جگہ سے مراد وہ پوری مسجد ہے جس میں اعتکاف کیا جائے' خاص وہ جگہ مراد نہیں جو مسجد میں اعتکاف کے لیے مخصوص کرلی جاتی ہے)

۶۔ پیشاب پاخانہ اور غسل جنابت کے لیے باہر جانا جائز ہے اسی طرح اگر گھر سے کھانا لانے والا کوئی نہ ہو تو کھانا کھانے کے لیے گھر جانا بھی جائز ہے۔

۷۔ جس مسجد میں معتکف ہے اگر وہاں جمعہ کی نماز نہ ہوتی ہو تو نماز جمعہ کے لیے جامع مسجد میں جانا بھی درست ہے مگر ایسے وقت جائے کہ وہاں جاکر تحیۃ المسجد اور سنت پڑھ سکے اور نماز جمعہ سے فارغ ہوکر فوراً اپنے اعتکاف والی مسجد میں واپس آجائے۔

۸۔ اگر بھولے سے اپنی اعتکاف کی مسجد سے نکل گیا تب بھی اعتکاف ٹوٹ گیا۔

۹۔ اعتکاف میں بے ضرورت دنیاوی کام میں مشغول ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ مثلاً بے ضرورت خرید وفروخت کرنا ہاں اگر کوئی غریب آدمی ہے کہ گھر میں کھانے کو کچھ نہیں وہ اعتکاف میں بھی خرید وفروخت کرسکتا ہے مگر خرید وفروخت کا سامان مسجد میں لانا جائز نہیں۔

۱۰۔ حالت اعتکاف میں بالکل چپ بیٹھنا درست نہیں۔ ہاں اگر ذکر اور تلاوت وغیرہ کرتے کرتے تھک جائے تو آرام کی نیت سے چپ بیٹھنا صحیح ہے۔

بعض لوگ اعتکاف کی حالت میں بالکل ہی کلام نہیں کرتے بلکہ سر منہ لپیٹ لیتے ہیں اور اس چپ رہنے کو عبادت سمجھتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ اچھی باتیں کرنے کی اجازت ہے۔ ہاں بری باتیں زبان سے نہ نکالے۔ اسی طرح فضول اور بے ضرورت باتیں نہ کرے بلکہ ذکر و عبادت اور تلاوت و تسبیح میں اپنا وقت گزارے۔ خلاصہ یہ کہ محض چپ رہنا کوئی عبادت نہیں۔

۱۱۔ رمضان المبارک کے دس دن کا اعتکاف پورا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ بیسویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے مسجد میں اعتکاف کی نیت سے داخل ہوجائے کیونکہ بیسویں تاریخ کا سورج غروب ہوتے ہی آخری عشرہ شروع ہوجاتا ہے۔ پس اگر سورج غروب ہونے کے بعد چند لمحے بھی اعتکاف کی نیت کے بغیر گزر گئے تو اعتکاف مسنون نہ ہوگا۔

۱۲۔ اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے۔ پس اگر خدانخواستہ کسی کا روزہ ٹوٹ گیا تو اعتکاف مسنون بھی جاتا رہا۔

۱۳۔ معتکف کو کسی کی بیمار پرسی کی نیت سے مسجد سے نکلنا درست نہیں ہاں اگر اپنی طبعی ضرورت کے لیے باہر گیا تو اور چلتے چلتے بیمار پرسی بھی کرلی تو صحیح ہے۔ مگر وہاں ٹھہرے نہیں۔

۱۴۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف تو مسنون ہے۔ ویسے مستحب یہ ہے کہ جب بھی آدمی مسجد میں جائے تو جتنی دیر مسجد میں رہنا ہو اعتکاف کی نیت کرلے۔

۱۵۔ اعتکاف کی نیت دل میں کرلینا کافی ہے اگر زبان سے بھی کہہ لے تو بہتر ہے۔

(مزید مسائل جاننے کے لیے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی کتاب "آپ کے مسائل اور ان کا حل" جلد سوم کا مطالعہ فرمائیں۔)

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختم نبوت

۲۰ تا ۲۶ رمضان ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۷ تا ۲۳ دسمبر ۲۰۰۰ء

جلد: ۱۹

شمارہ: ۳۰

سرپرست اعلیٰ: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان

مدیر: مولانا اللہ وسایا

☆ بیادگار ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر
مفتی نظام الدین شامزی، مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری، علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

☆..........☆..........☆

سرکولیشن منیجر: محمد انور، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، کمپیوٹر کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۶۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ ریال/درہم

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی ۱۲۵ روپے

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پاکستان اکاؤنٹ ۲۸۶۹ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

جناب مگر (ربوہ) کو کھلا شہر قرار دینے کے اقدامات کو ختم کرنے کا منصوبہ .... (اداریہ) 4
شفاعت نبوی ﷺ کے حصول کا قریب ترین راستہ .... (حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی) 6
قادیانی مسلح تصادم ایک سازش۔ پس پردہ عوامل و محرکات .... (جناب صاحبزادہ طارق محمود) 8
ماہ صیام کا پیغام مسلمانوں کے نام .... (جناب محمد رمضان نیپالی) 11
جنگ ۵۰ کانفرنس تاریخ و مقاصد .... (جناب ڈاکٹر محمد سفیر) 15
ایک چراغ اور تھا، بجھ گیا اور تاریکی .... (حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی) 20
میں نے قادیانیت کیوں چھوڑی؟ .... (حافظ محمد حنیف ندیم مرحوم) 21
یہ کون حبیب ﷺ ہے پلکوں سے چل کے آ .... (شورش کاشمیری) 22
اخبار ختم نبوت 23

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر عزیز الرحمٰن جالندھری طابع سید شاہ حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چناب نگر (ربوہ) کو کھلا شہر قرار دینے کے اقدامات کو ختم کرنے کا منصوبہ

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو چناب نگر (ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے طلباء پر قادیانیوں کی وحشیانہ درندگی کے رد عمل میں تحریک چلی' پنجاب حکومت نے "سانحہ ربوہ" کی تحقیقات کے لیے عدالتی کمیشن جسٹس صمدانی کی سربراہی میں مقرر کیا۔ وفاقی حکومت نے قادیانی مسئلہ کو قومی اسمبلی کے سپرد کیا' قومی اسمبلی و سینیٹ نے متفقہ طور پر ۱۹۷۳ء کے آئین میں دوسری ترمیم کے ذریعہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور جسٹس صمدانی کمیشن کی رپورٹ کی روشنی میں

۱۔ ربوہ کی بلدیاتی حدود میں توسیع کر کے بعض مسلم گاؤں اس میں شامل کیے گئے۔

۲۔ ربوہ میں چوکی کے ساتھ ساتھ تھانہ بھی قائم کیا گیا۔

۳۔ ربوہ کو سب تحصیل قرار دے کر وہاں آر۔ ایم کی عدالت قائم کی گئی۔

۴۔ ربوہ کے مشرق میں لو انکم ہاؤسنگ اسکیم کے تحت (۵۰) ایکڑ زمین پر مشتمل کالونی قائم کی گئی جس میں کنال کے (۹۹) پلاٹ' (۱۰) مرلہ کے "۱۲۷" پلاٹ اور (۵) مرلہ کے (۳۱۳) پلاٹ کل (۵۰۹) پلاٹ رکھے گئے۔ (یہ کالونی اب مسلم کالونی چناب نگر (ربوہ) کے نام سے موسوم ہے۔

☆ اس رہائشی کالونی کے لیے حکومت نے (۲۹) ایکڑ قادیانی جماعت "صدر انجمن احمدیہ پاکستان" اور (۲۱) ایکڑ رقبہ علاقہ کے زمینداروں سے ایکوائر کیا۔ ۱۹۷۶ء میں لو انکم اسکیم کے تحت مسلمانوں کو ۵۰۔۱۲ روپیہ فی مرلہ کے حساب سے ۵ مرلہ اور ۱۰ مرلہ کے پلاٹ قرعہ اندازی میں دیئے گئے' جو سینکڑوں کی تعداد میں ہیں اور ان میں سے اکثر و بیشتر پر تعمیرات مکمل ہو گئی ہیں یا زیر تعمیر ہیں۔ اس میں ۹ کنال پر مشتمل جامع مسجد و مدرسہ کے لیے پلاٹ "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" کو الاٹ ہوا۔ وہاں پر عظیم الشان جامع مسجد و مدرسہ تعمیر ہو چکے ہیں۔ سینکڑوں مقامی و مسافر طلباء قرآن مجید کی تعلیم سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ نماز پنجگانہ' عیدین' جمعہ اور سالانہ عظیم الشان "آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس" منعقد ہوتی ہے۔ باقی ماندہ پلاٹوں کو اکتوبر' نومبر ۲۰۰۰ء سے نیلام عام کے ذریعہ فروخت کیا جا رہا ہے۔ جس سے پندرہ ہزار سے اوپر فی مرلہ حکومت کو خطیر رقم مہیا ہو رہی ہے۔

☆ ربوہ شہر جس کا اب نیا نام "چناب نگر" ہے۔ اسے آباد کرنے کے لیے "قادیانی جماعت" کو پنجاب حکومت (لینڈ گرانٹ) زمین بطور عطیہ کے دی تھی۔ یہ کل جگہ ۱۰۳۴ ایکڑ تھی۔ ایک آنہ فی مرلہ کے حساب سے (رجسٹری اخراجات) ۱۰۳۴ روپے ادا کر کے ۲۶ جون ۱۹۴۸ء کو یہ زمین صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو الاٹ کی گئی۔ ۱۹۷۶ء میں مسلم کالونی اور تھانہ کے قیام کے لیے قادیانی جماعت سے زمین ایکوائر کی تھی۔ اس زمانہ سے مختلف عدالتوں میں قادیانیوں نے مقدمہ بازی کا مشغلہ شروع کر رکھا ہے۔

جب صدر انجمن احمدیہ سے حکومت نے یہ زمین لی تو ان کو ۸ ہزار فی ایکڑ کا ایوارڈ دیا گیا۔ قادیانی جماعت نے وہ وصول کرنے سے انکار کر دیا۔ زمین کا معاوضہ کے طے کرنے کے لیے یہ کیس اب ہائیکورٹ کا فل بنچ سماعت کرے گا۔ اس دوران قادیانیوں نے دوسری علیحدہ رٹیں دائر کیں۔ "اولڈ کیس" کی جلد سماعت کے لیے چیف جسٹس کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق ان قادیانی دو مقدمات (مسلم کالونی / تھانہ) کی سماعت کے لیے اکتوبر ۲۰۰۰ء میں تاریخ لگی تو قادیانیوں نے ۱۲ دسمبر کی تاریخ لے لی کہ گورنمنٹ سے ہمارا سمجھوتہ طے پا رہا ہے اور اب ۱۲ دسمبر کو بھی یہی کہا کہ ہمارا حکومت سے سمجھوتہ ہو رہا ہے۔ اس لیے سماعت کی تاریخ کے تعین کے بغیر ملتوی ہو گئی۔

پریشان کن صورت حال:۔

اب حکومت اور قادیانیوں میں جو سمجھوتہ طے پا رہا ہے وہ یہ ہے کہ:۔

۱۔ جتنی جگہ میں تھانہ کی عمارت ہے اس کے علاوہ خالی جگہ قادیانی جماعت کو واپس کر دی جائے۔ حکومت میں چھپی ہوئی قادیانی لابی حکومت کو ناکام بنانے کے لیے اس اقدام پر تلی بیٹھی ہے کہ ہر قیمت پر قادیانیوں کو یہ جگہ واپس کرنی ہے۔ تاکہ دوبارہ چناب نگر (ربوہ) پر قادیانیوں کی گرفت مضبوط ہو' حالانکہ یہ جگہ مین روڈ پر واقع

ختم نبوۃ

ہے بیش قیمت سرکاری جائیداد ہے۔ حکومت نے جن شرائط پر قادیانی جماعت کو ۱۹۴۸ء میں زمین دی تھی' وہ حکومت کو واپس لینے کا جائز طور پر پورا حق حاصل تھا' اس لیے کہ شرائط میں طے تھا کہ حکومت جب چاہے گی زمین واپس لے سکے گی اور عطیہ وصول کنندہ فریق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا مگر اب بعض حکومتی کارندے قادیانیوں کو نوازنے کے لیے کروڑوں کی جائیداد کا حکومت کو ٹیکہ لگانا چاہتے ہیں۔ (جبکہ پارکنگ اور دیگر بڑھتی ہوئی ضروریات کے لیے یہ زمین تھانہ کی ضرورت ہے)۔

۲۔ دوسرا قادیانی / حکومتی منصوبہ یہ ہے کہ مسلم کالونی میں جو پلاٹ مسلمانوں کو الاٹ ہو چکے ہیں ان کو چھوڑ کر باقی پلاٹ قادیانی جماعت کو واپس دے دیئے جائیں۔ اربوں روپے کی جائیداد قادیانیوں کو واپس دینے کے لیے حکومت میں چھپے قادیانی / قادیانی نواز عناصر متحرک ہیں حتیٰ کہ قادیانی کھلے عام یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ یہ کالونی ہمیں واپس مل جائے گی۔ چناب نگر (ربوہ) شہر میں ۱۰۰۵ ایکڑ کی زمین پر ایک بھی گھر مسلمانوں کا نہیں' تمام تر رہائشی قادیانی ہیں۔ جس طرح اسرائیل نے دنیا بھر سے یہودیوں کو فلسطین میں اکٹھا کیا اور خالص یہود آبادی پر مشتمل شہر قائم کیے۔ اسی طرح قادیانیوں نے بھی اس شہر میں ایک مسلمان کو بھی جگہ نہیں دی اور ظلم یہ کہ قادیانی جماعت نے حکومت سے یہ تمام زمین عطیہ میں لے کر قادیانیوں کو یہ پلاٹ فروخت کیے اور اربوں کی جائیداد انجمن احمدیہ نے بنائی اور پھر قادیانی عوام کو بھی مالکانہ حقوق نہیں دیئے۔ بلکہ ان کو زمین لیز پر دی تاکہ کوئی قادیانی اگر جماعت سے بغاوت کرے یا اسلام قبول کرے تو لیز ختم کر کے ان کو چناب نگر (ربوہ) سے نکال دیا جائے۔ شہر میں تمام آبادی قادیانیوں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے توازن برقرار رکھنے کے لیے حکومت نے نئی رہائشی کالونی مسلمانوں کے لیے مختص کی۔ اب اگر خالی پلاٹ قادیانیوں کو دیئے جاتے ہیں۔ (جیسا کہ راہیں ہموار کی جارہی ہیں) تو اس طرح امن وامان کا مسئلہ پیدا ہوگا اور تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے نتیجے میں ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کے جو اقدامات ہوئے تھے وہ بھی عملاً ناکام ہو جائیں گے۔

اب ان حالات میں ہمارا حکومت سے مطالبہ ہے کہ:

☆ عدالتی عمل میں قادیانی تاخیری حربوں کے خلاف حکومت زوردار طریقہ پر اپنا موقف پیش کرے۔

☆ قادیانیوں کو جائز معاوضہ جو عدالت طے کرے محکمہ ادا کرے ان کو خالی پلاٹ نہ دیئے جائیں بلکہ وہ نیلام عام کے ذریعہ مسلمانوں کو دیئے جائیں۔

☆ تھانہ و مسلم کالونی کے ان پلاٹوں کو واپس کرنے کے لیے جو حکومتی ارکان و قادیانی جماعت سازش کر رہی ہے ان کے خلاف انکوائری کرائی جائے اور اس سازش میں شریک حکومتی ارکان کو حکومت سے علیحدہ کیا جائے۔

قادیانیوں کی اشتعال انگیز سرگرمیاں

گزشتہ کچھ سالوں سے عمومی طور پر اور موجودہ حکومت کے برسراقتدار آنے کے بعد عمومی طور پر این جی اوز ہر پاکستانی پر غیر ملکی مذہب مسلط کرنے اور مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی لیے تیزی سے میدان عمل میں اترے اور ایسا محسوس ہونے لگا کہ کسی خاص مہم شروع کے ذریعہ پاکستان کا اسلامی تشخص ختم کرنے اور قادیانی یا عیسائی اسٹیٹ بنانے کی مہم کا بھرپور آغاز کر دیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرانے کی کوشش کی مگر حکومت میں وزارتوں پر فائز این جی اوز کے نمائندے حکومت کو بلاوجہ خوف زدہ کرتے ہیں اور اب قادیانیوں نے اشتعال انگیز سرگرمیاں شروع کر دی ہیں۔ اپنی عبادت گاہوں کو مساجد کی شکل میں تبدیل کرنا' جہاں ان کی آبادی ہو مسلمانوں کو تنگ کرنا' ہراساں کرنا' مسلمانوں پر حملہ کرنا' کھلے عام کالجوں اور دیگر علاقوں میں قادیانیت کی تبلیغ کرنا' اندرون سندھ اور اندرون پنجاب اپنے علاقے مخصوص کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ ہم حکومت پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ قادیانیوں کو آئین کا پابند بنائے بصورت دیگر ہم مجبور ہوں گے کہ قادیانیوں کی ان سرگرمیوں کو خود روکیں۔ انتظامیہ قادیانیوں کی حمایت کے بجائے ان کو آئین کا پابند بنائے تاکہ ان کی اشتعال انگیز سرگرمیوں کی وجہ سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا نہ ہو اور ایسے حالات پیدا نہ ہوں جن کا ملک عزیز پاکستان متحمل نہیں ہے۔

ختم نبوۃ

شفاعت نبوی ﷺ کے حصول کا قریب ترین ذریعہ

حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمتہ اللہ علیہ نے ختم نبوت کانفرنس ۱۹۵۰ء میں "شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے حصول کا قریب ترین راستہ" کے عنوان پر ایک پر کیف اور مدلل خطاب فرمایا کہ سامعین پر وجد کی کیفیت طاری تھی اور لوگ زارو قطار رو رہے تھے۔ یہ تقریر روزنامہ آزاد لاہور کی مدد سے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے منضبط کر کے ہمیں ارسال کی ہے جسے افادہ عام کے لیے شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔(ادارہ)

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد' فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیینO

حضرات!

یہ نیک لوگوں کا اجتماع جس میں علماء کرام' مشائخ عظام' طلباء' حکام اور دوسرے معززین حضرات موجود ہیں' بڑا مبارک اجتماع ہے۔ یہ جلسہ "تحفظ ختم نبوت" کے سلسلہ میں منعقد ہوا ہے اس اجلاس میں مجھے بھی یہ ارشاد فرمایا گیا کہ میں کچھ عرض کروں۔

سب سے پہلے اس چیز کا جاننا ضروری ہے کہ جس دور سے ہم گزر رہے ہیں وہ کتنا خطرناک اور طوفانی دور ہے؟ آج دنیا میں چاروں طرف سے اسلام کی حقانیت اور اس کی صداقت پر بڑے زورو شور سے حملے ہو رہے ہیں۔ سارا ماحول فتنوں اور فسادات سے بھرپور ہے' ملک مصائب میں مبتلا ہے۔ انسانیت موت کے دروازے پر کھڑی ہے۔

آج کفر وارتداد کا دور دورہ ہے۔ لوگ تمرد و سرکشی کا گہوارہ بن چکے ہیں اگر اس وقت ہم اپنے آپ کو دیکھیں کہ ہم کس مقام پر کھڑے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں چاروں طرف سے کفرو عصیان نے گھیر رکھا ہے.................. کہ اگر ہم نے اپنی ذمہ داری کا خیال نہ کیا تو ہم صفحہ ہستی سے مٹا دیے جائیں گے۔ ہمارے ذمہ تو یہ کام لگا دیا گیا تھا کہ "کنتم خیرامۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر" الخ تم دنیا میں ایسی بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے اس لیے نکالی گئی کہ تم نیکی کا حکم کرو اور بدی کے کاموں سے روکو......!

حضرات! اپنی اس ذمہ داری کو محسوس کریں تو ہمیں اب اپنا آرام و آسائش ختم کر کے دین حق کو پھیلانے کے لیے گھروں سے نکل جانا چاہیے......! یہ آرام کا وقت نہیں ہے۔ آپ دعاء فرمادیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں حق کہنے اور حق پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

شان مصطفیٰ O

حضرات! میں نے آپ حضرات کے سامنے جو آیت تلاوت کی ہے۔ اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس بیان فرمائی ہے۔ کہ آپ ﷺ دنیا میں کسی مرد کے باپ تو نہیں ہیں' لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔

مجھ سے پہلے حضرات علماء کرام نے پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ آپ ﷺ کا اسوہ حسنہ' آپ کی شان رسالت اور آپ کی صفات و کمالات بڑے اچھے طریقہ سے بیان فرمائی ہیں۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ ہمارے تمام اجلاس آپ ﷺ ہی کے ذکر مبارک سے شروع ہوئے اور آپ ﷺ ہی کے ذکر سعید پر ختم۔

فخر المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس اللہ سرہ' فرماتے ہیں کہ نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے چند دن جو نماز پڑھی تھی اس کا فلسفہ یہ ہے۔

چونکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جامع الکمالات اور خاتم الانبیاء تھے۔ آپ کے بعد کسی اور نے نبی کی حیثیت سے آنا نہیں تھا۔ اور بیت المقدس آپ سے پہلے تمام انبیاء کرام کا قبلہ رہ چکا ہے۔ اس لیے آپ کو چند دن بیت المقدس کی طرف منہ کرا کے نماز پڑھائی اور پھر حکم دے دیا۔

"فول وجھک شطر المسجدالحرام"

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب آپ اپنا منہ اس قبلہ کی طرف پھیر لیجئے جو آپ کا پسندیدہ قبلہ ہے(خانہ کعبہ)اور جس کی تعمیر آپ کے جد امجد حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام نے کی تھی۔

تو یہاں پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دونوں قبلوں کا مالک بنا کر آپ کے درجات بلند کرنا مقصود تھا۔ آپ ﷺ اکمل ترین اور افضل ترین انسان تھے۔ آپ حسن وجمال' علم وسخاوت' اخلاق وعادات' اور حیا کے اعتبار سے ایک ایسی پاکیزہ اور برگزیدہ ہستی تھے کہ دنیا کی کوئی چیز بھی آپ ﷺ

کی مثال نہیں۔

آپ کے حسن وجمال کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

لنا شمس
و للافاق شمس
فشمس الناس تطلع بعد فجر
وشمسی تطلع حین تغرب الشمس

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت یمنی چادریں لپیٹے ہوئے تشریف فرما تھے۔ چودھویں رات کا چاند آسمان دنیا پر اپنی پوری دلفریبی کے ساتھ منور تھا۔ اس وقت میری کیفیت یہ تھی کہ ایک نظر آسمان کے چاند پر ڈال رہا تھا اور ایک دنیا کے چاند پر۔ میں فیصلہ کر رہا تھا کہ دونوں منور چاندوں میں سے زیادہ روشن اور زیادہ منور کون سا چاند ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

پس اللہ کی قسم دنیا کا چاند (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) آسمان کے چاند سے زیادہ منور اور روشن نظر آرہا تھا۔

چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کوئی انصاف ہے
چاند کے منہ پر چھائیاں مدنی کا چہرہ صاف ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کی کیفیت بیان فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے ہاتھ ریشم ودیباج سے زیادہ نرم اور گداز تھے۔ اور حضرت ﷺ کے جسم اور پسینے سے زیادہ خوشبو میں نے کبھی مشک وعنبر میں بھی نہیں دیکھی۔

ختم نبوت:۔

آپ کے حسن وکمالات' ساری کائنات سے نرالے تھے' اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس انداز میں آپ کی شان وعظمت بیان کی' ایسے کسی اور کے حق میں نہیں فرمایا۔ "ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔" یعنی آپ دنیا میں کسی مرد کے باپ نہیں۔ لیکن اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔

طبرانی کی روایت میں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔" میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

حضرات! اگر میں اس وقت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت پر مفصل دلائل عرض کروں تو کافی وقت درکار ہے۔ اب یہاں مختصراً عام فہم واقعات سے یہ مسئلہ سمجھانے کی پوری کوشش کروں گا۔

آپ حضرات نے قیامت کے دن کا واقعہ سنا ہوا ہوگا۔ جس دن کہ تمام انسان ایک جگہ اور ایک مقام پر جمع ہوں گے۔ اس دن لوگ جس حالت میں ہوں گے وہ منظر بیان نہیں کیا جاسکتا۔

جب عورت اپنے شیر خوار بچے کو چھوڑ جائے گی اور تو لوگوں کو دیوانے اور نشے میں دیکھے گا۔ حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے۔ بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ حتیٰ کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی نفسی نفسی پکار رہے ہوں گے۔

شفاعت کبریٰ:۔

اس دن لوگ اکٹھے ہو کر سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے۔ حضرت آپ ہمارے باپ ہیں۔ آپ سب سے پہلے نبی ہیں جو دنیا میں تشریف لائے آپ ہماری شفاعت کیجئے۔ حضرت آدم علیہ السلام جواب دیں گے کہ نوح علیہ السلام کے پاس جائیے گا وہ اپنے بعد والے انبیاء علیہم الصلوٰۃ کی طرف بھیج دیں گے۔

حتیٰ کہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ تو آپ بھی دوسرے انبیاء کی طرح معذرت کر کے فرمائیں گے۔ آپ سردار انبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں۔ وہ خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے آپ سے عرض کیا جائے گا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سب سے آخری پیغمبر ہیں۔ آپ ہماری شفاعت فرمائیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی وقت عرش معلی کے نیچے سجدہ میں گر کر دعا فرمائیں گے۔ "یا رب امتی یارب امتی اللھم اغفرلامتی o" اے اللہ میری امت' اے اللہ میری امت' اے اللہ میری امت کو بخش دے۔ آپ ﷺ جس وقت یہ دعا فرما رہے ہوں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ آپ ﷺ سے مخاطب ہو کر فرمائیں گے "یا محمدا ارفع راسک o سل تعطی اشفع تشفع o" اے میرے پیارے حبیب محمد ﷺ! آپ اپنے سر کو اوپر اٹھائیے ....! آپ مانگئے جو آپ مانگیں گے وہ آپ کو دیا جائے گا۔ آپ شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ حدیث شریف میں آتا ہے حضور سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "انا اقرع باب الجنۃ" میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا اس پر فرشتے کہیں گے کہ دروازہ کھٹکھٹانے والا کون ہے..............؟

تو حضور فرماتے ہیں میں جواب دوں گا۔ "انا خاتم النبیین" میں تمام نبیوں کا سردار محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

حضرات! مجھے اس چیز کا اظہار نہایت افسوس کے ساتھ کرنا پڑتا ہے کہ آج دنیا ایسے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر کدھر بھاگی جارہی ہے؟ وہ قیامت کے دن شافع روز محشر کو کیا منہ دکھائیں گے؟ آج نبوت کا کون دعویدار بن رہا

باقی صفحہ ۱۴ پر

تحریر:۔ صاحبزادہ طارق محمود

مسلح قادیانی تصادم ــــ ایک سازش

پس پردہ عوامل و محرکات

افسانوی سرزمین تخت ہزارہ میں قادیانی مسلم تصادم، قبل ازیں نارووال کے پہلو میں واقع قلعہ کالروالا کا سانحہ اور موجودہ پیدا شدہ کشیدگی کے نتیجہ میں کسی تیسرے سانحہ کے امکان کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ کالروالا میں قادیانی عبادت گاہ میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے پانچ قادیانی ہلاک ہوئے۔ تخت ہزارہ کے خونی تصادم میں بھی پانچ قادیانی مارے گئے۔ جبکہ دونوں اطراف سے دسیوں افراد زخمی ہوئے اس واقعہ کے اہم کردار کے مبلغ ختم نبوت مولوی سید اطہر شاہ بخاری الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زندگی اور موت کی کشمکش میں ہیں۔ قادیانیوں نے انہیں اغوا کیا۔ اپنی عبادت گاہ میں محبوس رکھ کر کلہاڑیوں، ڈنڈوں سے زدوکوب کیا۔ موت کی اطلاع پر نعش کے حصول کے لیے مشتعل ہجوم نے قادیانی عبادت گاہ کا گھیراؤ کرلیا۔ بلوہ کے نتیجہ میں پانچ قادیانی ہلاک ہوگئے۔ بعد ازاں تین اضلاع کی پولیس نے پورے علاقے کو گھیرے میں لے لیا اور تخت ہزارہ سیل کردیا گیا۔

ارض رومان پر فتنہ قادیان کی شرانگیزی کا آغاز کچھ یوں ہوتا ہے۔ بدھ ۸ نومبر کی شام ایک نوعمر مسلمان بچے عمران کا ہاتھ چارہ کاٹنے والی مشین میں آکر کٹ گیا۔ مقامی قادیانی جماعت کے مبلغ اور دوسرے قادیانیوں نے عذاب خداوندی سے تعبیر کرتے ہوئے اسے اپنے "حضرت" کی کرامت قرار دیا۔ بچے کے والد محمد اشرف لوہار کے گھر کے ساتھ قادیانیوں نے آٹا پیسنے کی ڈیزل مشین لگانے کی کوشش کی تھی۔ محمد اشرف نے عدالت سے (Stay) حکم امتناعی لے کر ان کی چکی مشین لگوانے سے رکوادیا تھا۔ اس پرخاش کی بنا پر قادیانیوں نے پورے علاقے میں "حضرت کی کرامت" کا بھرپور پراپیگنڈہ کیا، جس سے نہ صرف مسلمانوں کے دینی جذبات کو ٹھیس پہنچی بلکہ ان میں اشتعال پھیل گیا۔ قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کے باعث مسلمانوں میں بے چینی اور تشویش پہلے سے موجود تھی۔ مقامی خطیب مولوی سید اطہر شاہ ۱۰ نومبر کی شام چند بچوں کے ہمراہ قادیانی عبادت گاہ کے قریب سے گزر رہے تھے کہ وہاں پر موجود قادیانی انہیں گھسیٹ کر اندر لے گئے۔ مولانا موصوف ایک مدت سے یہاں تردید مرزائیت کا کام بطور مشن کر رہے تھے۔ ان کا وجود قادیانیوں کو بری طرح کھٹکتا تھا، زندگی اور موت اللہ کے اختیار میں ہے۔ قادیانیوں نے اپنی طرف سے شاہ صاحب کا کام تمام کردیا تھا۔ اس اطلاع پر کہ سید اطہر شاہ کو قادیانیوں نے شہید کردیا مسلمانوں کے ضبط کے بند ٹوٹ گئے۔ قادیانیوں کی شرانگیز حرکت اس سانحہ کا باعث بنی۔

تخت ہزارہ اور قلعہ کالروالا کے دونوں واقعات کی نوعیت اگرچہ مختلف ہے لیکن ان سے ملنے والی کڑیوں کا ربط ایک گہری سازش کی غمازی کرتا ہے۔ دہشت گردی کا ہر اقدام قابل مذمت ہے۔ دہشت گردی کی کسی کارروائی کو تحسین کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاسکتا۔ کالروالا کا سانحہ ہو یا تخت ہزارہ کا خونی تصادم۔ قابل افسوس ہیں۔ مرنے والوں کی موت پر نہ خوشی کا اظہار کیا جاسکتا ہے نہ مارنے والوں کے اقدام کی حوصلہ افزائی کی جاسکتی ہے۔ ہر دو واقعات کے پس پردہ کچھ عوامل اور محرکات کارفرما دکھائی دیتے ہیں، جن پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو جنرل مشرف پرویز کے عنان اقتدار سنبھالنے کی سب سے زیادہ خوشی منانے والا قادیانی گروہ تھا۔ قادیانی برملا چیف ایگزیکٹو کو اپنا آدمی قرار دیتے تھے۔ ان کے بارے میں قادیانی ہونے کا منظم پراپیگنڈہ کیا گیا۔ قادیانی اس خوش فہمی میں تھے کہ ملک میں مارشل لاء کے نفاذ کے باعث آئین منسوخ ہوجائے گا۔ اور ان کے خلاف وہ آئینی ترمیم ختم ہوجائے گی جس میں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ این جی اوز کے نمائندوں پر مشتمل حکومت قادیانیوں کی حوصلہ افزائی کا باعث بنی۔ اس طرح پورے ملک میں قادیانیوں نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور بالخصوص نوجوانوں کو ورغلانے کا نیٹ ورک زور شور سے شروع کردیا۔ دینی سیاسی رہنماؤں میں مولانا فضل الرحمٰن، قاضی حسین احمد اور خاص طور پر مولانا شاہ احمد نورانی قادیانیوں کی شرانگیز سرگرمیوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے رہے۔ جماعتی سطح پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ملک بھر سے قادیانیوں کے بارے میں ملنے والی شکایات سے حکومت کو آگاہ کیا۔ لیکن حکومت نے اس نازک اور حساس مسئلہ پر توجہ دینے کی زحمت ہی نہ کی۔ قادیانی آئین و قانون کی دھجیاں بکھیرتے رہے لیکن قانون نافذ کرنے والے اداروں کی خاموشی قادیانیوں کے لیے مزید حوصلہ افزائی کا باعث بن گئی۔ غیر مسلم ہونے کے باوجود ان کی عبادت گاہیں مسلمانوں کی مساجد سے مشابہہ رہیں۔ حکومتی تبدیلی کے بعد قادیانیوں کی عبادت گاہوں

ختم نبوۃ

سے اذانیں بلند ہونا شروع ہوگئیں۔ قادیانیوں کی دریدہ دہنی کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ بعض مقامات پر کھلے بندوں ان کا خطبہ جمعہ ہونے لگا۔ اسپورٹس کی آڑ میں سرعام پروگرام شروع ہوگئے۔ جس کا اصل مقصد قادیانیت کی تبلیغ و تشہیر تھا۔ قادیانیوں کی یہ تمام حرکات شعائر اسلامی کی اہانت اور قانون کا مذاق اڑانے کے مترادف تھیں۔ یہ شکایات بدستور موجود ہیں۔ بنیادی طور پر قادیانی جماعت نے ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی کے اس فیصلہ کو جس میں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور بعد ازاں ہر عدالت بشمول ہائی کورٹ' وفاقی شرعی عدالت نے ان کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کی۔ ابھی تک تسلیم نہیں کیا۔ مسلم امہ اور اکثریت رائے کا احترام کرنے کی بجائے یہ گروہ ہٹ دھرمی اختیار کئے بیٹھا ہے۔ قادیانی جماعت کے رسائل و جرائد اور اخباری اشتہارات اس امر کے گواہ ہیں کہ وہ ملکی دستور کے باغی اور قانون کے مجرم ہیں۔

۱۲/ اکتوبر کا فوجی اقدام قادیانیوں کے لیے بظاہر امید کا جانفزا جھونکا تھا۔ قادیانی رہنماؤں نے اپنی قوم کو نویدیں اور بشارتیں سنانا شروع کردیں۔ اپنی اقلیت کو تنہا چھوڑ کر راہ فرار اختیار کرنے والے مرزا طاہر گزشتہ کئی برس سے سیٹلائیٹ پر نوید و بشارات کے راگ الاپ رہے ہیں' اب کہ انہوں نے اپنی قوم کو پیغام دیا کہ اللہ تعالیٰ ان کی واپسی کی راہیں ہموار کررہا ہے۔ ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے نفاذ کے بعد قادیانیوں کے مرکز چناب نگر میں ان کے سالانہ جلسہ جسے وہ ظلی حج قرار دیتے تھے پر مسلسل پابندی ہے۔ حکومتی تبدیلی کے بعد قادیانیوں کو اس امر کا مکمل یقین تھا کہ نہ صرف ان کی سابقہ حیثیت بحال ہوجائے گی بلکہ ان کے جلسے پر عائد شدہ پابندی بھی ہٹادی جائے گی۔ یاد رہے کہ قادیانی اپنا سالانہ جلسہ حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کی نسبت سے ۲۵ دسمبر کو چناب نگر میں منعقد کیا کرتے تھے۔ کیونکہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود مانتے ہیں۔ قادیانی جماعت کے مفرور سربراہ مرزا طاہر جو گزشتہ ۱۶ برس سے خود ساختہ جلاوطنی کی زندگی گزار رہے ہیں اس قدر پرامید تھے کہ راہیں ہموار پاکر فاتح کی حیثیت سے اپنے مرکز کے اجتماع میں شرکت کا ارادہ رکھتے تھے۔ خدا تعالیٰ کی شان بے نیازی دیکھئے اسی اثنا میں حکومت تحفظ ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قانون کے خاتمہ کا اعلان کربیٹھی۔ مسلمانوں کے دینی جذبات مجروح ہوئے۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے لاہور میں آل پارٹیز میٹنگ طلب کی' پورے ملک میں صدائے احتجاج بلند ہوئی' مظاہرے شروع ہوئے۔ حکومت نے حالات کے تیور دیکھے تو ہتھیار پھینک دیئے۔ حکومت کو اس بات کا احساس ہوگیا کہ مسلمانوں کے دینی جذبات کے پیش نظر طے شدہ مسائل کو چھیڑنا مناسب نہیں۔ چنانچہ جس چیف ایگزیکٹو کو قادیانی اپنا "محسن" قرار دیتے رہے اس کی حکومت نے تحفظ ناموس رسالت قانون' اسلامی دفعات اور بالخصوص قادیانیوں سے متعلق آئینی ترمیم کو بحال رکھنے اور قائم رکھنے کا واضح اعلان کردیا۔ اس حکومتی اقدام سے جہاں جنرل پرویز مشرف کی مذہبی حیثیت کے بارے میں پائی جانے والی غلط فہمی دور ہوئی وہاں قادیانیوں کی امیدوں کا خون بھی ہوکر رہ گیا۔

اے بسا آرزو کہ خاک شد

یہ بات ملحوظ نظر رہے کہ ملک میں جب بھی فوج کی معرفت تبدیلی آتی ہے قادیانی اس خمار میں مبتلا ہوجاتے ہیں کہ ان کے خلاف آئینی ترمیم کا خاتمہ ہوجائے گا۔ جنرل محمد ضیاء الحق نے مارشل لاء لگایا تو قادیانیوں نے گھی کے چراغ جلائے۔ انہی کے ہاتھوں امتناع قادیانیت آرڈی نینس کا نفاذ عمل میں آیا۔ ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں قادیانی جماعت نے ذوالفقار علی بھٹو کی پارٹی کی کامیابی کے لیے نصرت جہاں فنڈ کے علاوہ تمام جماعتی وسائل انتخابی مہم میں جھونک دیئے۔ قدرت کی کرشمہ سازی اور قادیانیوں کی بدنصیبی جس سے انہوں نے امیدیں وابستہ کیں وہی خانہ ساز نبوت کے لیے تازیانہ عبرت ثابت ہوا۔ جس جنرل مشرف پرویز کے بارے میں دن رات ان کا پراپیگنڈہ تھا کہ وہ "احمدی" (قادیانی) ہیں رب تعالیٰ کی شان انہی کے ہاتھوں قادیانی ذریت کو دھچکا لگا۔

آگ دی جب باغباں نے آشیاں کو میرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

تخت ہزارہ کا واقعہ' قلعہ کالروالا کے سانحہ کے پس پردہ بین الاقوامی عوامل کے امکانات کو بھی رد نہیں کیا جاسکتا۔ حالیہ امریکی انتخابات' سابق نگران وزیراعظم معین قریشی کی پاکستان آمد اور ورلڈ بینک کے رویہ میں تبدیلی کے اسباب و محرکات کا مشاہدہ اور تجزیہ کرنے سے بہت سے عقدے کھلے ہیں۔ "جماعت احمدیہ" کے اسرائیل سے روابط اور تعلقات ڈھکے چھپے نہیں۔ یہودیوں کی منظور نظر ہونے کی حیثیت سے امریکہ اور اس کے زیراثر مالیاتی ادارے قادیانی جماعت پر کیونکر مہربان نہیں ہوں گے۔ پاکستان کے لیے امریکی امداد ہمیشہ اس بات سے مشروط رہی ہے کہ اس آئینی ترمیم کا خاتمہ کیا جائے جس کے ذریعہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ ان معاملات میں آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کی مداخلت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ پاکستان کے ایٹمی طاقت بننے کے بعد تو ہماری بیرونی امداد اور قرضہ مختلف عائد کردہ من مانی شرائط سے منسوب ہوکر رہ گیا ہے۔ اب جبکہ ورلڈ بینک کی طرف سے ۶۰ کروڑ ڈالر کا قرضہ پاکستان کو ملنے کے امکانات پیدا ہوئے ہیں۔ قادیانی جماعت یہ کیونکر گوارا کرے گی کہ قادیانیوں سے متعلق آئینی ترمیم کا خاتمہ کئے بغیر یہ قرضہ حکومت پاکستان حاصل کرپائے۔ اس خدشے کو رد نہیں کیا جاسکتا کہ قادیانی

ختم نبوۃ

جماعت خونی ڈرامے رچا کر ان عالمی اداروں پر دباؤ ڈالنا چاہتی ہے۔ سابق نگران وزیر اعظم معین قریشی کا حالیہ دورہ اسی سلسلہ کی کڑی معلوم ہوتا ہے۔ معین قریشی کو کس طاقت نے وزیر اعظم بننے کی پیشکش کی ہے؟ انہوں نے وزیر اعظم بننے کے لیے جو شرائط پیش کی ہیں۔ ان میں ایک شرط قادیانیوں کی آئینی ترمیم کے خاتمہ سے متعلق ہے۔ معین قریشی کا تعلق بھی ورلڈ بینک کے "پنجابی گروپ" سے ہے۔ جو قادیانیت کے تحفظ کے لیے سرگرم عمل ہے۔ بین الاقوامی سطح پر اس وقت پوری دنیا کی نظریں امریکی انتخابات پر لگی ہوئی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ہر امریکی حکومت قادیانیوں پر مہربان رہی ہے۔ امریکی انتخابات میں بش کی کامیابی کی صورت میں یہودیوں کو خاصا دھچکا لگے گا جو امریکہ میں اقلیت ہونے کے باوجود اکثریت پر غالب ہیں۔ یہ قادیانی جماعت کے لیے بھی المیہ ہوگا اگر الگور انتخاب کی بازی ہار جائیں۔ امریکی انتخابات میں جیت کی مالا کس کے گلے میں آتی ہے۔ ابھی کچھ کہنا مشکل ہے۔ قادیانی جماعت کی "لندن مقیم قیادت" کی تمام تر ہمدردیاں یہودی امیدوار کے ساتھ وابستہ ہیں۔ تاہم نئے امریکی صدر کی توجہ حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب اپنی اقلیت کو خون کی بھینٹ چڑھا کر دنیا کے سامنے مظلومیت کے رنگ میں پیش کیا جائے۔

ایک مدت سے ملک مذہبی دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے۔ لیکن مذہبی دہشت گردی کے حوالہ سے قادیانی اقلیت اب تک محفوظ تھی اور یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یکایک دہشت گردی کا رخ قادیانیوں کی طرف کیوں مڑ گیا ہے؟ اب تک تو سنیوں اور اہل تشیع کی عبادت گاہیں اور انہی دونوں گروہوں کے افراد دہشت گردی کا نشانہ بنے۔ کبھی قادیانی عبادت گاہ میں پہلے فائرنگ ہوئی نہ بم دھماکہ ہوا نہ کوئی قادیانی دہشت گردی کا شکار ہوا؟

یہ پہلو لمحہ فکریہ کی حیثیت رکھتا ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار پائے ۲۶ برس گزر چکے ہیں۔ قادیانیوں کے خلاف نفرت موجود ہے لیکن اس میں وہ شدت نہیں جو آج سے بیس پچیس برس پہلے تھی۔ شیعہ سنی کشیدگی اور مذہبی دہشت گردی کے باعث قادیانی مسئلہ ثانوی حیثیت اختیار کر گیا تھا۔ محض دو واقعات کے رونما ہونے پر قادیانی مسلم دہشت گردی کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ آئین اور قانون میں قادیانیوں کی حیثیت کے تعین کے بعد بلاشبہ قادیانیوں کو تحفظ حاصل ہوا ہے۔ اگر آج امتناع قادیانیت آرڈی نینس کا وجود نہ ہوتا۔ عدم قانون کے باعث قادیانیوں کو ان کی شر انگیزیوں کا جواب نقد مل جاتا اور اب تک تخت ہزارہ جیسے کئی واقعات رونما ہو چکے ہوتے۔

ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ قادیانی جماعت بنیادی طور پر دہشت گرد تنظیم ہے۔ شیعہ سنی دہشت گردی کے پس پردہ یہی اسلام دشمن جماعت سرگرم عمل ہے۔ یہ تفصیل طلب موضوع ہے کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے باہمی اختلافات سے قادیانی جماعت فائدہ اٹھانے کا فن خوب جانتی ہے۔ یہ دنیا مکافات عمل کا نام ہے۔ قادیانی جماعت بہت مدت پہلے سے دو گروپوں میں تقسیم چلی آرہی تھی۔ ایک لاہوری گروپ دوسرا ربوہ گروپ۔ کچھ مدت سے موخر الذکر گروپ بھی مزید دو گروپوں میں تقسیم ہو گیا ہے۔ مرزا ناصر احمد کے بعد مسلسل مرزا طاہر احمد قادیانی جماعت کی خلافت سے چمٹے ہوئے ہیں۔ مرزا رفیع بھی خلافت کے نہ صرف امیدوار ہیں بلکہ اپنے آپ کو اس منصب کا حق دار سمجھتے ہیں۔ مرزا رفیع گروپ "لندن مقیم گروپ" کی آمریت، بیرون ملک عیاشیوں، فضول خرچیوں اور من مانی پالیسیوں کے خلاف ایک موثر گروپ کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ گزشتہ برس جماعتی چناؤ، مختلف ذیلی تنظیموں کی نامزدگی کے موقع پر دونوں گروپوں کی محاذ آرائی اور جسمانی زور آزمائی کے عملی مظاہرے سر عام دیکھنے میں آئے تھے۔ ان دو واضح گروپوں میں حصول اقتدار کی جنگ زوروں پر ہے۔ واقفان حال خوب جانتے ہیں کہ اندرون خانہ دونوں فریقین کی باہمی کشمکش کی نوبت کہاں تک پہنچ چکی ہے؟ گزشتہ برس قادیانیوں کے مرکز چناب نگر (ربوہ) میں ان کی مرکزی عبادت گاہ میں بم دھماکہ ہوا تھا جس میں کوئی شخص ہلاک یا زخمی نہیں ہوا تھا۔ اگر یہ دھماکہ کسی قادیانی دشمن تنظیم، گروہ یا فرد نے کیا ہوتا تو یقیناً جانی نقصان ہوتا، محض بم دھماکے کا کوئی تک نہیں بنتا تھا۔ مرزا رفیع گروپ کے افراد کا کہنا ہے کہ یہ بم دھماکہ در حقیقت بر سر اقتدار گروپ نے مرزا رفیع گروپ کو انڈر پریشر کرنے کے لیے کیا تھا۔ قادیانی جماعت کے سالانہ چناؤ یعنی عہدوں کی بندربانٹ اس سال کے آخر میں متوقع ہیں۔ قریب المرگ ہونے کے باوجود مرزا طاہر احمد جماعت کی "قیادت اور بیعت کی سعادت" کسی قیمت پر چھوڑنے کو تیار نہیں۔ وہ اپنا آئینی تسلط برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ اقتدار اور دولت کا نشہ سب کچھ کر گزرتا ہے۔ اپنی اقلیت کو قربانی کا بکرا بنا کر مرزا طاہر بین الاقوامی سطح پر اور اندرون ملک دہرا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ قلعہ کالروالا اور تخت ہزارہ کا خونی ڈرامہ یہ بھی "خود ساختہ جلاوطن قیادت" کے اقتدار کے استحکام اور دوام کی سازش ہے ان واقعات کا تسلسل دونوں متحارب گروپوں کی مخاصمت کا شاخسانہ ہے۔ چونکہ مغربی ذرائع ابلاغ قادیانیوں کی پشت پر ہیں۔ بیرونی طاقتوں سے اس جماعت کے تعلقات اور روابط بھی ہیں۔ بین الاقوامی مالیاتی اداروں اور ورلڈ بینک میں بھی ان کا اثر ہے۔ قادیانیوں کے خلاف دہشت گردی کے ایسے واقعات سے حکومت وقت کا پریشان ہونا ایک فطری امر ہے۔ حکومت کو اس موقع پر اعلیٰ فراست اور تدبر کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ بیرونی دنیا کے اطمینان کے لیے بھی ضروری ہے کہ اصل حقائق منظر عام پر آئیں اس لیے دونوں واقعات کی کسی ہائی کورٹ کے جج سے تحقیقات کروائی جائے اور اس رپورٹ کو فوری طور پر شائع کر دیا جائے۔

ختم نبوۃ

مراسلہ:۔ محمد رمضان میاں نیپالی

ماہ صیام کا پیغام۔ مسلمانوں کے نام

رمضان المبارک جس طرح قرآن کریم کی سالگرہ ' رحمتوں اور برکات وتجلیات کا مہینہ ہے طاعت وعبادات کی بہار کا زمانہ ہے اور روحانیت کا جشن عام ہے۔ جس کو شھر القرآن بھی کہا گیا ہے' ہم عام طور پر اس کو رمضان المبارک کے نام سے جانتے ہیں۔ یہ ماہ رمضان بڑی خیر وبرکت والا مہینہ ہے' اور کون مسلمان ایسا ہوگا جو اس مہینے کی عظمت اور برکت سے واقف نہ ہو اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ اپنی عبادت کے لیے بنایا ہے۔ ویسے تو ہم عبادت پورا سال کرتے ہیں مگر اس مہینے کی عبادات کا کچھ اور ہی لطف ہے اور اس کی عبادات کو بہت ساری فضیلتیں حاصل ہیں' اس ماہ صیام کے آغاز ہی سے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں' انسان کو گمراہ کرنے والے سرکش وبڑے بڑے شیاطین زنجیروں سے جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ اس ماہ کی آمد سے مساجد کی رونق اس قدر دوبالا ہو جاتی ہے کہ باقی ایام میں اتنی رونق دکھائی نہیں دیتی لوگ تلاوت قرآن کریم' ذکر باری تعالیٰ ' صدقات وخیرات' قیام اللیل اور دیگر عبادات میں بکثرت حصہ لیتے ہیں۔ روزہ فرض محکم وفرض عین ہے او ر دین کا ایک بڑا رکن ہے۔ یہ شرع متین کے نہایت مضبوط قوانین میں سے ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہے اور اجماع امت سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ روزہ کی فرضیت قرآن مجید واحادیث نبوی' اجماع امت اور عقلی' نقلی طریق سے ثابت ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو پیام صیام یوں دیا ہے۔ یاایھاالذین آمنوا کتب علیکم الصیام کماکتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ترجمہ :۔ "اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا۔ تا کہ تم متقی بن جاؤ۔" اور پھر اسی کے متصلاً اس ماہ مقدس کی مزید تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔ "شھر رمضان الذی انزل فیه القرآن ھدی للناس وبینات من الھدی والفرقان۔" رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا جس کا وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لیے ہدایت ہے اس کی دلیلیں واضح ہیں اور یہ ہدایت دینے والی فیصلہ کرنے والی آسمانی کتابوں میں سے ہے۔ لہٰذا جو شخص اس مہینے میں موجود ہو اس کو ضرور اس مہینے میں روزے رکھنے چاہئیں۔ اس آیت مبارکہ میں امر کے صیغے سے حکم فرمایا ہے۔ جس سے رمضان المبارک میں روزوں کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔ اور اس کے منکر پر کفر کا حکم لگایا جائے گا۔ سنت احادیث سے بھی روزوں کی فرضیت ثابت ہوتی ہے جبکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

بنی الاسلام علی خمس شھادۃ ان لاالٰہ الااللہ وان محمدرسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکواۃ والحج وصوم رمضان (متفق علیہ) اس حدیث پاک میں رمضان کے روزوں کا بھی ذکر فرمایا جس طرح نماز فرض ہے۔ اسی طرح ماہ صیام میں روزہ بھی فرض ہے۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے سال فرمایا ہے۔ ایھاالناس اعبدواربکم وصلواخمسکم وصوموا شھرکم وحجوبیت ربکم وادوا زکواۃ اموالکم طیبة بھاانفسکم فدخلوا جنت ربکم ط ہمیں چاہیے کہ ہم اس حدیث پر غور کریں کہ اللہ کے آخری نبی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے اہتمام سے ہمیں روزہ کی اہمیت دلائی ہے اور کتنے اچھے انداز سے ہمیں اس کی فرضیت کو سمجھایا ہے اس کے باوجود اگر کوئی اس فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے تو اپنا ہی کچھ کھوئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو رمضان المبارک کی قدر کی توفیق نصیب فرمائے (آمین ثم آمین) عقلی طریق سے بھی روزے کی فرضیت ثابت ہے کیونکہ روزہ نعمت کے شکر کا وسیلہ ہے جیساکہ ارشاد ہے۔ لعلکم تشکرون (تشکرون) (تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ) اور تقویٰ حاصل کرنے کا بھی وسیلہ ہے جیساکہ ارشاد ہے کہ لعلکم تتقون (تاکہ تم متقی بن جاؤ) اور روزہ میں نفسانیت کی خلاف ورزی اور خواہشات کو توڑنا پایا جاتا ہے جیساکہ روزہ کی مشروعیت کی حکمت اور اس کے محاسن میں آتا ہے بس اس سے معلوم ہو گیا کہ عقلاً روزہ فرض ہے لہٰذا جو شخص اس کا انکار کرتا ہے۔ اس کے کافر ہونے کا حکم دیا جائے گا۔

ہجرت کے دوسرے سال میں رمضان کے روزے فرض ہوئے مواہب لدنیہ میں ہے کہ تحویل قبلہ ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی سترویں مہینے کے شروع میں ماہ رجب میں ہوئی

ختم نبوۃ

اور رمضان کے روزے ہجرت کے اٹھارویں مہینے میں ماہ رمضان المبارک میں فرض ہوئے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ میں نو سال رمضان المبارک میں روزے رکھے۔ کیونکہ مدینہ طیبہ میں حیات نبوی ﷺ کے ساتھ آپ کے تشریف فرما رہنے کی مدت دس سال ہے اور ان میں سے پہلے سال میں رمضان کے روزے فرض نہیں ہوئے تھے۔ ان نو سال میں دو رمضان میں تیس روزے ہوئے اور باقی سب انتیس انتیس دن کے ہوئے۔

صیام کے معنی:۔ صیام کے لفظی معنی امساک یعنی رو کے رہنے اور چپنے کے ہیں اور اصطلاح میں صیام کے معنے کھانے پینے اور عورت سے مباشرت کرنے سے روکنے اور باز رہنے کے ہیں بشرطیکہ طلوع صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک مسلسل رکا ہوا اور نیت روزہ کی بھی ہو یاد رہے۔ اگر غروب آفتاب سے ایک منٹ پہلے بھی کسی نے کچھ کھا پی لیا تو اس کا روزہ نہیں ہوا۔ اسی طرح اگر ان تمام چیزوں سے پرہیز تو پورے دن احتیاط سے کیا مگر روزہ کی نیت نہیں کی تو بھی روزہ ادا نہیں ہوا گویا کہ وہ بے فائدہ بھوکا پیاسا رہا۔

بعض علماء کرام نے فرمایا کہ روزے سے تقویٰ اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ روزہ انسان کی قوت حیوانیہ اور قوت بہیمیہ کو توڑتا ہے۔ جب آدمی بھوکا رہے گا تو اس کی وجہ سے اس کی حیوانی خواہشات اور حیوانی تقاضے کچلے جائیں گے۔ جس کے نتیجے میں گناہوں پر اقدام کرنے کا داعیہ اور جذبہ سست پڑ جاتا ہے۔

حضرت حکیم الامت جناب مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ نے فرمایا کہ صرف قوت بہیمیہ توڑنے کی بات نہیں ہے بلکہ بات دراصل یہ ہے کہ جب آدمی صحیح طریقے سے روزہ بھی رکھے گا تو یہ روزہ خود تقویٰ کی ایک عظیم الشان سیڑھی ہے۔ اس لیے کہ تقویٰ کے معنے یہ ہیں کہ اللہ جل جلالہ کی عظمت کی استحضار سے گناہوں سے بچنا یعنی یہ سوچ کر کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور وہ مجھے دیکھ رہا ہے اور مجھے اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے۔ اس تصور کے بعد جب انسان گناہوں کو چھوڑ دیتا ہے تو اسی کا نام تقویٰ ہے (اللہ ہم سب کو یہ نعمت نصیب فرمائے آمین) جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق کہ جو شخص اس بات سے ڈرتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونا ہے اور کھڑا ہونا ہے اور اس کے نتیجے میں وہ اپنے نفس سے اور خواہشات سے روکتا ہے یہی تقویٰ ہے۔ انسان جب روزہ رکھتا ہے تو اس کو دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ اپنی بیشمار نعمتوں سے نوازتے ہیں جیسا کہ ماہ رمضان میں عام طور پر ان دنوں میں عمدہ کھانوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ طرح طرح کے پھل میوے میسر ہوتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ آخرت میں بھی ایک خاص مقام روزے داروں کو عطا فرمائیں گے حدیث قدسی کے مطابق فرمایا ہے کہ "روزہ میرے ہی لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے داروں کو خوشخبری یوں دی ہے۔

ترجمہ:۔ "حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازے کا نام ریان ہے۔ اس دروازے سے صرف وہ لوگ داخل ہوں گے جو روزے والے ہوں گے۔" اس سے بڑی خوشخبری کیا ہو سکتی ہے۔ بلاشبہ ہم میں سے نیک بخت وہی ہے جو اس ماہ مقدس میں زیادہ سے زیادہ عبادات اور زیادہ سے زیادہ نیکی کرے۔ ہمارے بزرگوں کا ہمیشہ سے یہ طریقہ اور معمول چلا آرہا ہے کہ وہ رمضان المبارک کو ایک خاص انداز سے گزارتے ہیں جس طرح یہ شہر القرآن ہے اسی طرح عارفین، عشاق اور عالی ہمت خاصان خدا کی دلی مراد بر آنے کا موسم اور ان کا محبوب ترین مہینہ ہے، جس کے لیے وہ سال بھر دن گنتے رہتے ہیں۔ اولیاء متقدمین کا ذکر نہیں بعض قریب العہد بزرگوں کے متعلق سنا گیا ہے کہ رمضان المبارک آتے ہی ان میں ایک نیا جوش وولولہ اور ایک نشاط وامنگ پیدا ہو جاتی تھی اور وہ بھی زبان سے یوں گویا ہوئے تھے ؎

پلا ساقیا وہ مئے دل فروز
کہ آتی نہیں فصل گل روز روز

رمضان المبارک کے آتے ہی دینی روحانی مرکزوں اور خانقاہوں کی فضا بدل جاتی تھی۔ اس کے علاوہ جو وہاں مستقل طور پر قیام پذیر ہوتے تھے۔ شیخ ومرشد سے بیعت وعقیدت کا تعلق رکھنے والے دور دور سے اس طرح کھنچ کھنچ کر آجاتے تھے جیسے آہن پارے مقناطیس کی طرف اور پروانے شمع کی طرف آجاتے ہیں۔ یہ روحانی مرکز تلاوت اور نوافل وعبادات سے اس طرح معمور ہو جاتے تھے کہ گویا دن میں اس کے سوا کوئی کام اور رمضان کے بعد پھر کوئی رمضان آنے والا نہیں۔ چند سال تک لوگ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اور ان کے مرکز کا قصد کیا کرتے تھے۔

۱۴۰۳ھ میں حضرت شیخ الحدیثؒ کی رحلت کے بعد وہ مرکزیت ختم ہو گئی ہوتی رہی مگر اکابر امت اپنے اپنے علاقہ ومستقر میں پورے رمضان المبارک کے قیام کا اہتمام فرمانے لگے۔ اسی طرح شمالی یوپی میں بالخصوص حضرت مفکر اسلام مولانا سید ابو الحسن علی ندوی نور اللہ مرقدہ کی تربیت گاہ، حضرت قاری صدیق احمد باندوی رحمۃ اللہ علیہ کا مدرسہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق دامت برکاتہم العالیہ کی مجالس وعظ وارشاد طالبین حق ومعرفت کا مرکز

ن گئیں اور سال بسال ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا۔ لوگ ایسے ایسے مرشد کی مجالس میں ہم مجلس ہو کر روحانیت حاصل کرتے رہے ہیں۔ (اللہ ہم سیاہ کاروں کو بھی اس نعمت سے مالامال فرمائے۔) ہم میں سے خوش قسمت وہی ہے جو اس ماہ مقدس کا صحیح حق ادا کرے اور روزہ کا حق بھی پورا پورا ادا کرے۔ اگر ہم نے اس انعام کا حق ادا نہ کیا تو سوائے خسارے کے کچھ اور حاصل نہ ہوگا۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ترجمہ: "بہت سے شب بیدار ایسے ہیں جنہیں سوائے جاگنے کے کچھ اور نہیں ملتا اور بہت سے روزے دار ایسے ہیں جنہیں سوائے بھوکا پیاسا رہنے کے کچھ اور نہیں ملتا۔" روزے کا مطلب و معنی کھانے پینے سے اجتناب کرنا اور نفسانی خواہشات کی تکمیل سے اجتناب کرنا روزہ میں ان تینوں چیزوں سے اجتناب کرنا اور

نہایت ضروری ہے اب یہ دیکھیں کہ یہ تینوں چیزیں حلال ہیں کھانا حلال' پینا حلال' جائز طریقہ سے زوجین کا نفسانی خواہشات کی تکمیل کرنا حلال اب روزے کے دوران ان حلال و جائز چیزوں سے تو ہم پرہیز کر رہے ہیں لیکن جو چیز پہلے سے حرام تھیں مثلاً جھوٹ بولنا' غیبت کرنا' بدنگاہی کرنا جو ہر حال میں حرام تھیں اب روزے کی حالت میں ان سے اجتناب کریں۔ ماہ رمضان المبارک کا پہلا عشرہ رحمت ہے' درمیانی یعنی دوسرا عشرہ مغفرت کا ہے اور تیسرا اور آخری عشرہ جہنم سے چھٹکارے کا پروانہ ہے۔

ماہ رمضان المبارک کے خاص اعمال:۔

رمضان المبارک میں مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ جہاں روزے فرض کیے ہیں وہاں چند اعمال کی ترغیب اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دی ہیں۔

(۱) رمضان المبارک میں تراویح:۔

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کئے جائیں گے اور جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے تراویح میں رمضان کی راتوں کو قیام کیا تو اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کئے جائیں گے اور جس شخص نے ایمان وثواب کی نیت سے شب قدر کی رات کو جاگ کر گزاری اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔"

رمضان المبارک اور زکوٰۃ:۔ تاہم رمضان میں چونکہ ایک نیکی ۷۰ گنا تک بڑھ جاتی ہے تو اگر کوئی شخص اس مقصد کے لیے زکوٰۃ رمضان میں نکالتا ہے تاکہ ثواب زیادہ ہوگا تو یہ بہت بڑی فضیلت کی بات ہے۔

لیلۃ القدر:۔ لیلۃ القدر کا ترجمہ شب قدر ہے یہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے ایک عالی شان رات ہے جو ایک ہزار راتوں سے افضل ہے اس کے متعلق قرآن کریم میں سورۃ القدر کے نام سے ایک سورت بھی اتری ہے' یہ عزتوں اور عظمتوں والی رات ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جاگ کر گزارنے کی فضیلت بیان فرمائی ہے' چنانچہ آپ کا ارشاد گرامی ہے جس شخص نے ایمان اور ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر میں قیام کیا اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ اس رات کو حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک معزز جماعت کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں اور یہ فرشتے ان لوگوں کے لیے دعائیں کرتے ہیں جو اس رات کو جاگ کر ذکر اللہ اور نماز میں مشغول رہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کو ایک دعاء بکثرت پڑھنے کا حکم فرمایا ہے وہ دعا یہ ہے۔ **اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عني۔** بہت سے لوگ صرف ۲۷ ویں شب کو شب قدر مناتے ہیں۔ یہ طریقہ غلط ہے بلکہ حضور کا ارشاد ہے کہ طاق راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو یعنی آخری عشرہ کی طاق راتوں میں اس کو تلاش کرو (۲۱' ۲۳' ۲۵' ۲۷' ۲۹) اللہ تعالیٰ بڑا حکیم ہے اس رات کو پوشیدہ رکھ کر ہمیں اس کی قدر و قیمت بتلائی ہے تاکہ ہم آخری عشرہ میں خوب اللہ کی عبادت کریں یہ رات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم نعمت ہے کیونکہ اس امت کی عمریں کم ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کی عبادت کو قیمتی بنا کر نقصان کی تلافی فرما دی۔ چنانچہ ایک رات کی عبادت تقریباً ۸۳ سال کے برابر ہوگی اور ہر سال شب قدر آتی ہے (سبحان اللہ) کتنے برکات اور کتنے انعامات۔ (اللہ تعالیٰ ہم سب کو بارہا یہ رات نصیب کرے۔)

چار بد نصیب اشخاص کی مغفرت نہ ہوگی:۔

(۱) ان میں سے ایک وہ شخص وہ ہے جو شراب کا عادی ہو اور اس گناہ سے توبہ کرنے کی اس کو توفیق نہ ہوئی ہو۔

(۲) دوسرا وہ شخص جو اپنے والدین کا نافرمان ہو اس کی بھی اس رات مغفرت نہ ہوگی۔

(۳) تیسرا وہ شخص جو کینہ اور حسد کا عادی ہو۔

(۴) چوتھا وہ شخص جو قطع تعلق کرتا ہے' آپس میں تعلقات توڑے اور بے تعلقی کرے اس کی بھی اس عظیم رات میں مغفرت نہ ہوگی۔

اعتکاف:۔ رمضان المبارک کے اعمال میں سے ایک عمل رمضان کے آخری عشرہ کے اندر

ختم نبوۃ

اکیسویں شب سے آخر رمضان المبارک تک ان مساجد میں جہاں پنج وقتہ نمازیں سال بھر باجماعت ہوتی ہوں۔ وہاں اعتکاف کیا جائے محلہ والوں میں سے کم ازکم ایک آدمی کا اعتکاف کرنا ضروری ہے۔ اگر پورے محلہ والوں میں سے کسی نے اعتکاف نہ کیا تو سارے کے سارے گناہ گار ہوں گے۔ خود ہمارے آقائے نامدار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دس دن' بیس دن' اور بعض اوقات پورا رمضان اعتکاف فرمایا ہے اور امت کو اس کی ترغیب دی ہے۔

آیئے ہم بھی اس فصل بہاراں سے فائدہ اٹھائیں' اپنے خالق حقیقی ومالک کی رحمتوں اور برکتوں کے سائے میں پناہ لے کر دارین کی فوزوفلاح کو سمیٹ لیں اور اس رات کے پچھلے پہر میں سحری سے قبل اپنے خالق ومالک سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ کر آگ سے بچنے کا سامان مہیا کرلیں 'کیا خبر کہ یہ ہماری زندگی کا آخری رمضان المبارک ہو۔

مزرع عالم کو سینچو جہدوجہد کی بارش سے کہ جو بیج عمل کا بوتا ہے پھل راحت کا پاتا ہے

ہر رات کے پچھلے پہر میں کچھ دولت تقسیم ہوتی ہے جو سوتا ہے وہ کھوتا ہے جو جاگتا وہ پاتا ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ماہ مقدس میں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرنے کی توفیق ارزاں فرمائے اور یہ رمضان المبارک ہماری زندگی میں ایک انقلاب انگیز رمضان ثابت ہو۔(آمین)

بقیہ : شفاعت نبوت

ہے۔ وہ جو پرائمری فیل ہے۔ ذیابیطس کا مریض دجال 'کذاب 'بد معاملہ 'بد زبان؟

نہایت افسوس کا مقام ہے کہ آج دنیا کو خاتم النبیین کی تفسیر کی ضرورت پڑی.........!

میرے محترم بزرگو! اور بھائیو......! خاتم الانبیاء کی تفسیر کا پتہ میدان محشر میں چلے گا......! جب پیغمبر آخرالزمان حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوائے کسی پیغمبر سے شفاعت کا حاصل ہونا ناممکن ہوگا۔

آپ کی قدرومنزلت اور شان وشوکت کا پتہ اس دن چلے گا جب تمام انبیاء علیہم السلام آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنی شفاعت کے لیے درخواست کریں گے۔

خدا کے لیے کچھ سوچو......! اپنا رشتہ کس ہستی سے توڑ کر کس کے ساتھ جوڑ رہے ہو۔

حرف آخر:۔

حضرات! مجلس نے تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں یہ اہم اجتماع منعقد کیا ہے۔ تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں کی یہ پہلی کانفرنس نہیں ہے۔ بلکہ متحدہ ہندوستان میں جب سے فتنہ مرزائیہ کا آغاز ہوا ہے' مجلس احرار برابر اس کے استیصال میں سرگرم عمل رہی ہے۔ تحفظ ختم نبوت اس وقت کا نہایت نازک مسئلہ ہے۔ یہ مسئلہ اسلام اور کفر کا مسئلہ ہے۔ ختم نبوت کی حفاظت اسلام کی حفاظت ہے اور اسلام کی حفاظت جہاد اکبر ہے اور جو اس راستے میں جدوجہد کرے وہ غازی اور جو تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں جدوجہد کرتا ہوا مرجائے وہ شہید ہے۔ بلکہ ختم نبوت کا تحفظ شفاعت نبوی کے حصول کا قریب ترین راستہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کی توفیق نصیب فرمائے۔

مولانا کی یہ تقریر اس قدر موثر تھی کہ سامعین پر وجد کی کیفیت طاری تھی حاضرین زاروقطار آنسوؤں کی بارش کررہے تھے۔ حضرت مولانا نے جو تقریر فرمائی وہ دراصل سننے اور عمل کرنے کے قابل تھی اسے احاطہ تحریر میں لاکر منضبط کرنا مشکل تھا۔

روزنامہ آزاد لاہور ختم نبوت کانفرنس نمبر ۱۹۵۰ء ص ۲۵ تا ص ۲۶

بقیہ : اخبار ختم نبوت

زیردفعہ ۳۸۰ ـ ۴۵۷ پر درج شدہ ۱۲ جون ۲۰۰۰ء مکان نمبر ۵۶۷ بخاری چوک میں زیورات نقدی ۹۲ ہزار روپے کی چوری کا واردات کی برآمدگی کروائی جائے (جبکہ ایک طرف مہنگائی غریبوں کو ماررہی ہے اور دوسری طرف چور' ڈاکو غریب لوگوں کی جمع شدہ پونجی لوٹ کرلے جارہے ہیں) اور ہائی کورٹ اور پولیس حکام خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے تھانہ کلچر کے خاتمہ اور پولیس اصلاحات نافذ کرنے کا مطالبہ کیا اور ۲۵ سال سروس پوری کرنے والے پولیس ملازمین کو ریٹائر کردیا جائے۔

سابقہ اقوام کے واقعات سنانا نبوت کی دلیل ہے

سورۂ ھود آیت نمبر ۴۹:

ترجمہ: "یہ (حالات) منجملہ غیب کی خبروں کے ہیں جو ہم تمہاری طرف بھیجتے ہیں، اور اس سے پہلے نہ تم ہی ان کو جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم (ہی ان سے واقف تھی) تو صبر کرو کہ انجام پرہیزگاروں ہی کا (بھلا) ہے۔"

تشریح: یہ دلائل نبوت میں سے ہیں کہ ایک غیر پڑھا لکھا پیغمبر اپنی زبان سے ادوار سابقہ کے ایسے مستند اور مفصل واقعات سنائے۔ اللہ فرماتا ہے کہ کافروں کے ستانے پر صبر کرو، ان کافروں کا زوروشور تو کچھ ہی دنوں کے لئے ہے۔ آخر کار برے کا انجام برا ہے اور سچائی ضرور کامیاب ہوگی، اور صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔

ختم نبوۃ

ڈاکٹر محمد سیف

بیجنگ+۵ کانفرنس۔ تاریخ و مقاصد

نسوانیت زن کا نگہبان ہے فقط مرد

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ رب العزت نے "عورت" کو بہت بڑا مقام و مرتبہ دیا ہے۔ ماں بہن بیوی اور بیٹی کے عظیم رشتہ اور تعلق سے نوازا ہے۔ عورت ہی نے عظیم سپوتوں کو جنم دے کر صحن عالم کی رونقوں کو دوبالا کیا ہے اور اس میں بھی کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ دین اسلام نے عورت کو اس کا صحیح حق اور مقام دیا ہے جو دنیا کے دیگر مذاہب دینے سے قاصر رہے ہیں لیکن آج کے تجدد پسند طبقات نے "تحریک آزادی نسواں" کے مختلف ناموں سے عورت کے تقدس کو پامال کرنے کے مختلف ہتھکنڈے استعمال کر کے گھر کی ملکہ کے بجائے بازار کی رونق بنانے کی ناپاک و نامسعود سعی میں سرگرداں ہیں۔ کیا دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا ڈاکٹر' کوئی بڑے سے بڑا ماہر' حاذق اور نباض حکیم "عورت" کی فطری کمزوری کو دور کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! تو پھر تجدد پسند طبقات کو اپنی نامسعود سعی اور کوشش کو ترک کر دینا چاہیے اور عورت کو جو مقام دین اسلام نے دیا ہے وہ اس سے چھیننے کی ناپاک جسارت کو عملی جامہ پہنانے کی تدابیر کو ترک کر دینا چاہیے۔ (م۔ الف۔ ک)

تاریخی پس منظر

مغربی دنیا اور مشرقی معاشرہ میں عورت کے مقام و کردار کے بارے میں مختلف اسلوب رہے ہیں جو بالکل ایک دوسرے کے برعکس ہیں مغرب نے عورت کو خاص نقطہ نظر سے دیکھا ہے جبکہ مشرق میں عورت سے متعلق تصورات اور نظریات تقدیس و تکریم کے حامل تھے' خاص طور پر تحریک احیائے علوم کے بعد یورپ نے جب مادی ترقی اور صنعتی ترقی کی طرف قدم بڑھائے تو اس علم میں عورت کا کردار محض ایک ورکر کا تھا اس کے بعد عورت گھر کی چار دیواری کی حد سے باہر نکل آئی اور دن بدن عورت کا وجود معاشرہ میں بے وقعت ہوتا چلا گیا۔ مغرب نے عورت کو جنس کی تسکین کا ذریعہ سمجھ لیا۔

بیسویں صدی میں مغرب اور امریکہ نے عورت کو اخلاقی طور پر دیوالیہ کر دیا جبکہ مشرقی اقدار و روایات ابھی تک مختلف تھیں مشرق میں عورت ایک خاص مقام کی حامل تھیں اور خاندان کی وحدت کی علامت تھی۔ یورپ نے اس معاملے کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے مشرقی معاشرے کی عورت سے اس کا عورت پن چھیننے کی منصوبہ بندی شروع کی تاکہ وہ اپنی طرح یہاں کے معاشرتی اور خاندانی نظام کو بھی کھوکھلا کر سکیں اسی ضمن میں "تحریک آزادی نسواں" کے نام سے یہودی لابی نے مختلف ناموں سے عورتوں کی انجمنیں قائم کیں ادھر یورپ اور امریکہ اس منصوبہ بندی میں بھی مصروف رہے کہ کس طرح ہم دنیا کو ایک نظام کے زیر نگیں کر سکتے ہیں ان کے مفکرین نے سوچ بچار کے بعد نیو ورلڈ آرڈر کی صورت میں ایک نظام فکر روشناس کرایا اس نظام کی ترویج و اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہوا اور اس نظام میں عورت کو پیسہ اور دولت اکٹھی کرنے کا ایک ذریعہ اور عنصر قرار دیا۔

اس سلسلے میں دنیا کے مختلف ممالک میں خواتین کے مسائل سے متعلق کانفرنسیں منعقدہ ہوئیں جو اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم اور غیر ملکی حکومتی اداروں کے زیر اہتمام ہوئیں۔

اس سلسلے میں جو کانفرنسیں ہوئیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں:۔

۱۔ عالمی خواتین کانفرنس میکسیکو امریکہ ۱۹۷۵ء

۲۔ عالمی خواتین کانفرنس کوپن ہیگن' ڈنمارک ۱۹۸۰ء۔

۳۔ عالمی خواتین کانفرنس نیروبی' کینیا ۱۹۸۵ء۔

۴۔ عالمی بہبود آبادی کانفرنس۔ قاہرہ' مصر ستمبر ۱۹۹۴ء۔

۵۔ عالمی خواتین کانفرنس بیجنگ' چین ۱۶ ستمبر ۱۹۹۹ء۔

۶۔ ایشیاء کی کانفرنس بنکاک' تھائی لینڈ ۲۶ تا ۲۹ اکتوبر ۱۹۹۹ء۔

۷۔ چھٹی افریقی ممالک کی کانفرنس برائے خواتین ادیس ابابا' ایتھوپیا' مورخہ ۲۷ تا ۲۹ نومبر ۱۹۹۹ء۔

۸۔ دوسری عربی کانفرنس بیروت' لبنان دسمبر ۱۹۹۹ء۔

۹۔ یورپی کلچرل کانفرنس جینوا' سوئٹزرلینڈ ۱۹ تا ۲۱ جنوری ۲۰۰۰ء۔

۱۰۔ آٹھویں وسطی و لاطینی امریکی کانفرنس لیما پیرو ۸ تا ۱۰ فروری ۲۰۰۰ء۔

۱۱۔ بیجنگ کانفرنس نیویارک۔ ۵۔۹ جون ۲۰۰۰ء۔

ان تمام کانفرنسوں میں عورت اور اس کی شخصیت و کردار کے بارے میں مختلف مباحث اور اہداف طے کئے جاتے رہے اور اس میں بنیادی طور پر قدیم یونانی فلسفہ کے مطابق "تہذیب" کی حد یہ ہے کہ عورت مرد ہو جائے اور عورت کی ترقی کی حد یہ ہے کہ طوائف بن جائے۔ "کا رویہ اختیار کیا گیا۔

ختم نبوۃ

عالمی بہبود آبادی کانفرنس قاہرہ یا اس کے بعد بیجنگ میں منعقدہ خواتین کانفرنس اور دونوں کے مقاصد بالترتیب یوں سامنے آئے۔

اول الذکر کے بعد ضبط تولید کلچر کو عام کرنے کی مہم تیز کی گئی جبکہ ثانی الذکر کا بنیادی مقصد عورت کے بنیادی حقوق کا تحفظ رکھا گیا جس کے ضمن میں جو سیاسی ایجنڈا طے پایا وہ کچھ اس طرح سے ہے۔

ضبط و تولید کی آزادی، خواتین کو اسقاط حمل کی اجازت ہم جنس پرستی کو قانونی حیثیت دینے اور خواتین کو مسلمہ مذہبی و معاشرتی روایات کے علی الرغم بے محابا آزادی دینے کے معاملات شامل تھے۔

خاندانی نظام کو ختم کرنے کی مسلسل جدوجہد Women 2000 کانفرنس یا بیجنگ + ۵ کانفرنس۔

اقوام متحدہ کے جنرل اسمبلی کے جاری کردہ سرکلر ۲/۱۰۰، مورخہ ۱۲/۱۲/۹۷ اور ۲۳/۵۲ مورخہ ۸۸/۴/۹ میں جولائی ۱۹۸۵ء میں منعقد ہونے والی خواتین سے متعلق کانفرنس کی پیش رفت کے بارے میں چند معلومات کو جمع کرنے کی تلقین کی گئی اور اس کے علاوہ ان خطوط میں ۱۵ ستمبر ۱۹۹۵ء کو بیجنگ میں ہونے والی کانفرنس میں طے پانے والے امور کے نفاذ کے بارے میں پوچھا گیا اور اس کانفرنس کے اہداف پر عمل پیرا ہونے کے تاکید کی گئی۔

اسی سرکلر میں حکومتوں سے "کمیٹی برائے عورت مرکز" کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ اپنے ممالک میں تمام حکومتیں منصوبہ بندی اور پلاننگ کریں اور اپنی تجاویز و منصوبہ بندی مرکز کو ارسال کریں۔

اکتوبر ۱۹۹۸ء میں اقوام متحدہ نے ایک فارم حکومتوں کو بھیجا جس میں بیجنگ کانفرنس میں طے پانے والے امور سے متعلق سوالات کئے گئے تھے اور اس میں یہ بھی کہا گیا کہ جو اعتراضات اس ضمن میں درپیش ہوں ان کو بھی جمع کر کے ارسال کیا جائے۔

ان جوابات کو بھیجنے کے لیے اپریل ۱۹۹۹ء کے آخر تک کا وقت مقرر کیا گیا مگر جوابات میں تاخیر ہوئی دسمبر ۱۹۹۹ء میں ۱۳۵ جوابات مرکز میں موصول ہوئے جبکہ ۸۹ جوابات کو موصول ہونا چاہیے تھا۔

اس کے بعد دوسرا مرحلہ طے کیا گیا تو اس وقت مئی ۲۰۰۰ء میں ۱۴۷ جوابات موصول ہوئے منصوبہ بندی والے جوابات کی تعداد ۱۱۹ رہی۔ اس پروفارمہ میں تین محور تھے۔

محور اول: اس میں دو جنسوں کے درمیان مساوات اور عورت کی فوقیت و برتری کی طرف زور دیا گیا۔

محور دوئم: اس میں مالی معاونت کے لیے تنظیمات اور اداروں کا قیام اور فروغ شامل ہے جو عورتوں کے مسائل اور آزادی کی علمبردار ہوں۔

محور ثالث: درج ذیل امور کو اولیت دینا

۱۔ عورت اور غربت
۲۔ عورت کی تعلیم
۳۔ عورت اور حفظ صحت
۴۔ عورت اور تشدد
۵۔ عورت اور مسلح تصادم
۶۔ عورت اور معاشی عدم مساوات
۷۔ عورت اور حکومت
۸۔ عورت کے انسانی حقوق
۹۔ عورتوں کی تعمیر و ترقی کے اداروں میں ۳۳ فیصد نمائندگی
۱۰۔ عورت کے ذرائع ابلاغ
۱۱۔ عورت اور معاشرہ
۱۲۔ چھوٹی بچی۔

اس کانفرنس میں دو اقسام کی کوشش کی گئی جو ماضی کے تسلسل سے ہم تک پہنچی ہیں ان میں قابل ذکر یہ ہیں: ایک رپورٹ تیار کی گئی جو تین اقسام پر مشتمل تھی:

۱۔ بیجنگ کانفرنس کی عام صورتحال پیش کرنے والی۔

۲۔ اس کانفرنس میں طے پانے والے امور کے لیے کی جانے والی کوششوں کی تفصیل و وضاحت کرنے والی۔

۳۔ اس میں نئے مسائل اور نئے افق کے تعین کی اہداف متعین کرنے والی اس سلسلے میں نیویارک میں ۳ تا ۱۷ مارچ کانفرنس ہوئی جو ۸۴ پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

بیجنگ + ۵ کے لیے بین الاقوامی کی ایک تنظیم بنائی گئی جو مستقبل کی منصوبہ بندی کرنے کا کام کرے گی۔ یہ "DAW" جو کہ عورتوں کی آزادی کی علمبردار تنظیم ہے اس کے ماتحت کام کرے گی اور اس کا اجلاس ۸ تا ۱۰ نومبر ۱۹۹۹ء بمقام بیروت ہو چکا ہے اور اس میں تمام دنیا سے لوگ شریک ہوئے اس کا موضوع بیجنگ + ۵ مستقبل میں کرنے کا فوری کام تھا۔

اس کے علاوہ "اسقاط حمل کی عالمگیریت میں اس کے آثار و نوعیت" کے حوالے سے بھی بحث ہوئی۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی انٹرنیٹ پر "Watch Women" کی ویب سائٹ ہے جو عورتوں کے بارے میں بین الاقوامی تحقیقی ادارے "Instraw" اور اقوام متحدہ کے ادارے "Unifem" کی معاونت سے چل رہے ہیں۔ اس طرح ملکی سطح پر ایک نئے سلسلے کا آغاز کا پروگرام ہے جیسے Women Action 2000 کا نام دیا گیا ہے۔

اس کانفرنس میں ان تنظیمات اور اداروں کے اختلافات کو ختم کرنے کی کوشش بھی کی گئی تاکہ بیجنگ کانفرنس کے اہداف حاصل کئے جاسکیں۔

بیجنگ + ۵ کی سوچ:۔

اس کانفرنس کے آخر میں ایک موضوع "جنس کے اعتبار سے قربت یا مساوی پن" پر بحث کی گئی۔ اس کا مقصد عورت اور مرد کے حیاتیاتی تصور تخلیق کا جائزہ لینا ہے جس میں ان کے باہمی جنسی و معاشرتی تعلق کی محدودیت تک نہیں رہنا بلکہ انہیں برابر و مساوی سطح تک لاتا ہے اور ان کے حیاتیاتی فرق کو نظر انداز کرتے ہوئے ان کو ثقافتی اور معاشرتی طور پر محدود کرتا ہے۔

اس وقت یعنی ۱۸ اور ۱۹ جون کو دنیا دو قطبوں میں تقسیم ہو گئی ایک طرف مغربی ممالک' یورپی اتحاد' امریکہ شامل ہیں دوسری طرف بعض اسلامی ممالک اور کیتھولک ممالک شامل ہیں۔

پہلے قطب والے جنسی تعلیم کے قائل ہیں۔

اسقاط حمل کی اباحیت کے قائل ہیں۔

جنسی آزادی اور ہم جنس پرستی کے قائل ہیں۔

نومبر ۱۹۹۹ء میں پیرو میں ہونے والی کانفرنس جس کا عنوان تھا "بیجنگ + ۵ کام جن پر فوری عمل کی ضرورت۔" اس میں درج ذیل مباحث و موقف اختیار کیا گیا۔

ایسا نظام جس کی بنیاد مرد و عورت میں مساوات پر ہو اور یہ ملکی سطح سے شروع ہو کر بین الاقوامی سطح تک پہنچ جائے (رپورٹ صفحہ ۴)

مرد کی اجارہ داری اور جنسی برتری ابھی تک ہماری راہ میں رکاوٹ ہے ہمیں اس مسئلہ میں سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔ (رپورٹ صفحہ ۷)

بہت مواقع پر مرد اور عورت سے متعلق جنس کے موضوع پر مردوں سے سوالات اور بحث کی فضاء بنائی جائے اور اس بات پر غور کرتے ہوئے مردوں کا اجارہ داری کم کرنے کے نئے اور جدید طریقے دریافت کئے جائیں اور "نظام ابویت" کو نئے سرے سے متعارف کرایا جائے۔ (رپورٹ صفحہ ۸)

تمام حکومتی اور غیر حکومتی تنظیمات' سیاسی جماعتوں' ذرائع ابلاغ میں مساوات مرد وزن کے موضوع کو زیادہ سے زیادہ زیر بحث لایا جائے۔ (رپورٹ صفحہ ۱۰)

مساوات مرد وزن ترقی اور امن برائے اکیسویں صدی ۵ تا ۹ جون ۲۰۰۰ء بمقام نیویارک

نئے بنیادی خاکہ کے اعلان پر دستخط جس میں چال چلن' ضابطہ اخلاق اور ازدواجی معاملات سے متعلق اقوام متحدہ کی ہدایات درج ہیں۔

ایسی دستاویزات جن میں جنسی رجحان Sex Orientation کی بناء پر امتیاز برتنے کی مذمت کی گئی ہے۔ نمبر پیرا 20th میں ہے۔ "ایسے قوانین اعمال اور قواعد و ضوابط کو فروغ دیں ان کی تعمیل کرائیں جن سے جنس' نسل یا زبان' مذہب یا عقیدہ' معذوری' عمر یا جنسی رجحان کی بنا پر پائی جانے والی تفریق کی نفی ہو اور اس کا خاتمہ کیا جاسکے۔" اس کو آخری شکل میں یوں جاری کیا جارہا ہے۔

"102j جنسی رجحان کی بنا پر پائی جانے والی تفریق کو ختم کرنے کے لیے کارروائی کریں۔ ایسے قوانین پر نظر ثانی کریں یا انہیں منسوخ کریں جو ہم جنس کو جرم قرار دیتے ہیں اس لیے کہ ایسے قوانین سے جو فضاء پیدا ہوتی ہے اس میں ان عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک اور تشدد کو ہوا ملتی ہے جو نسوانی ہم جنسیت میں ملوث ہیں یا ملوث ہو سکتی ہیں۔ لہذا ان کے خلاف اس طرح کے تشدد اور اذیت کا تدارک ضروری ہے یہاں بغیر کسی وضاحت کے یہ بھی درج ہے کہ مختلف سماجی' سیاسی اور معاشرتی حلقوں میں لوگوں نے کئی طرح کی گھریلو زندگی اختیار کر رکھی ہے جو لوگ اقوام متحدہ کی بولی سمجھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ "کئی طرح کی گھریلو زندگی" سے مراد ہم جنس عورتیں (Les-bians) ہم جنس مرد (Gays) اور غیر شادی شدہ جوڑے ہیں۔ انہیں عورتوں کا کتنا غم ہے کہتے ہیں۔ عورتوں کی محنت مزدوری اور گھریلو کام کاج کے علاوہ افزائش نسل کا جو دہرا کام کرنا پڑتا ہے اس کا اعتراف نہ کرنے کا یہ نتیجہ ہے کہ دنیا میں عورتوں پر کام کے زیادہ بوجھ اور ان کے ساتھ غیر مساویانہ شراکت پر مستزاد مسلسل بڑھتے ہوئے بلا معاوضہ کام کے بوجھ اور بچے پیدا کرنے کی اجرت سے محرومی کا سلسلہ ختم ہونے کو نہیں آرہا عورتوں میں غربت کم کرنے کی جو بھی کوشش کی جاتی ہے وہ غیر موثر ثابت ہوتی ہے۔ لہذا اب وقت آگیا ہے کہ عورتوں کو گھر کے کام کاج اور افزائش نسل کے کام کو پورا معاوضہ دیا جائے۔"

خواتین اور جنسی کارکن "Sexual Work-ers" کے حقوق کی پاسداری کی بھی باتیں کی جارہی ہیں۔ تعلیم نسواں کے پیچھے محرک اور انہیں گھر کا کام کاج نہ کرنے پر انہیں یوں اکسایا گیا ہے۔ عوام کو آگاہ کرنے کے لیے ایسے پروگرام ترتیب دیئے جائیں جن سے مرد وزن کی گھریلو ذمہ داریوں اور کام کاج میں مساوی شرکت کے اصول پر رائے عامہ ہموار ہو۔"

پیرا نمبر 103C,56M میں ہے۔ "فیملی کورٹس قائم کئے جائیں اور قانون سازی کی جائے جو ایسے فوجداری معاملات کا جائزہ لے جن کا تعلق گھریلو تشدد بشمول ازدواجی زنا بالجبر (Marital Rape) اور جنسی تشدد سے ہو اور ایسے معاملات میں فوری انصاف مہیا کیا جائے۔"

اقوام متحدہ کی کارروائی عورت کو زنا' فحاشی اور

استقاط حمل کے حق سے نوازنے کے مترادف ہے اوراس کے بارے میں ان کے نزدیک ابھی کافی "پیش رفت" کی باوجود کام باقی ہے کیونکہ بیجنگ ڈیکلریشن کے پیراگراف ۹۵ کے مطابق عورتوں اور لڑکیوں کے افزائش نسل کے حقوق کو عام انسانی حقوق کا درجہ حاصل نہیں ہو سکا۔ مختلف معاشرتی تحفظات کے خاتمہ کا مطالبہ بھی کیا جارہا ہے۔

152d کے مطابق عورتوں کے خلاف ہر قسم کے امتیازی سلوک کے خاتمہ کے لیے کئے گئے معاہدہ پر عمل در آمد کو یقینی بنائیں اس بارے میں آپ کے جو تحفظات ہیں انہیں کم کردیں اور معاہدہ سے مطابقت نہ رکھنے والے تحفظات واپس لیں۔

بیجنگ کانفرنس کے مندرجات کے نفاذ کا حاصل

اس کانفرنس سے متعلق جو رپورٹ تیار کی گئی ہیں اس کے پیراگراف کی تعداد کو تین اقسام میں دیکھا جاسکتا ہے اور اس دوسری قسم کو بہت اہمیت دی جارہی ہے اور وہ ہے بھی بہت اہم جو کہ اس کانفرنس کے ان بارہ نکات پر ابھرنے والے اعتراضات کے علاوہ ان نکات کی تنقید کا پہلو لیے ہوئے ہے۔

رپورٹ کا اختتام مستقبل کے حوالے سے پیش آنے والے چیلنج اور اس کی منصوبہ بندی پر مشتمل ہے۔ اس کے بنیادی مسائل کیا ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

شادی سے متعلق دولت و ثروت اور طلاق اور شادی میں تاخیر کا قانونی حق کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ۱۹ پیراگراف ۴۸۔ معاشرتی ثقافتی سطح پر عورت کی حمایت میں بات کی جائے اور اس پر تشدد، تعدد ازدواج، مرد کی اجارہ داری وغیرہ جیسے معاملات کو چھیڑا جائے پیراگراف ۱۰۰، ۱۰۲۔

استقاط حمل کے بارے میں مختلف ممالک میں قانون سازی کی جائے پیراگراف ۲۴۹

غیر سرکاری تنظیمات کی زیادہ سے زیادہ تعداد اور ترقی کا فروغ اور اس کے ذریعہ بیجنگ کانفرنس کے ایجنڈے کا نفاذ۔ (پیراگراف ۲۶۴، ۲۶۸)

اس سلسلے میں عالمی بینک، افریقی بینک، یورپی بینک نے بہت بڑی تعداد میں رقم مختص کی ہے جو صرف بیجنگ کانفرنس کے ایجنڈا کے فروغ کے لیے دی جائے گی۔

بیجنگ + ۵ کانفرنس کے نتائج:۔

اقوام متحدہ کو ماضی کے پانچ کام کرنے اور اس راہ میں حائل رکاوٹوں کا ادراک ہو گیا ہے اور آئندہ آنے والے پانچ سالوں کی پابندی بھی کرلی گئی ہے۔ اب انہیں جس چیلنج کا سامنا ہے وہ تین اجزاء پر مشتمل ہے۔

مساوات مرد وزن، بہبود، سلامتی اور اسی میں تمام نکات آجاتے ہیں جو بیجنگ کانفرنس میں طے کئے گئے ہیں۔ عالم اسلام اور کیتھولک چرچ کے شدید احتجاج پر اس کو "انسان کے بنیادی حقوق" کا نام دے دیا گیا ہے۔ بیجنگ + ۵ کانفرنس اقوام متحدہ کے خصوصی کمیشن کا نام ہے۔ جس کا مقصد ایسی تحریکوں کا احیاء ہے جس کے تحت بے حیائی اور اخلاق باختگی کو فروغ حاصل ہو اس میں تقریباً ڈیڑھ ہزار مندوبین سرکاری طور پر اور ۲۵ ہزار خواتین غیر سرکاری طور پر شریک ہوئیں۔

جنس، نسل، مذہب، عقیدہ جسمانی معذوری، عمر یا جنسی رجحان کی بنیاد پر امتیاز کی ممانعت کرنے اور ختم کرنے کے لیے قوانین کی تیاری اور ان کا نفاذ کرنا(H-120)

وہ قوانین جو ہم جنس پرستی کو جرم قرار دیتے ہیں ان کا جائزہ لینا اور انہیں منسوخ کرنا J-120

خواتین پیداواری اور تولیدی، دونوں سرگرمیوں میں مصروف ہیں اس لیے انہیں گھریلو کام اور تولیدی کام دونوں کا معاوضہ ملنا چاہیے تاکہ دنیا سے غربت ختم ہو سکے۔ J-101

طوائفوں کو جنسی کارکن کا خطاب دینا اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے دنیا کو اپنے احکامات سے مجبور کرنا J-102

گھریلو ذمہ داریوں کا شماریاتی تجزیہ ممکن ہونے کی بنا پر خواتین پر نامناسب بوجھ پڑنے کی وجہ سے جو عدم توازن ہے اس کے لیے قانون سازی کی کوشش کرنا J-103

گھریلو کام کرنے سے انکار پر ابھارنا۔

ازدواجی عصمت دری کے لیے عدالتیں قائم کرنا۔

عائلی تشدد اور جنسی بدسلوکی جیسے مجرمانہ معاملات کے لیے قانون سازی کرنا (M56,6-103)

قومی سطح پر قانونی اور انتظامی اصلاحات کے ذریعے عورتوں کو معاشی وسائل، جائیداد اور حقوق وراثت ایسے تمام معاملات میں مردوں کے مساوی حقوق دینا۔

عورتوں کو زنا اور اسقاط کا قانونی حق دینا۔

خواتین کے خلاف ہر طرح کا امتیازی سلوک ختم کرنا(D-102)

خواتین کے سلسلے میں تمام موجودہ اور مستقبل کی قانون سازی کا جائزہ لینا تاکہ اس کنونشن سے مطابقت اور مکمل تعمیل کو یقینی بنایا جائے (E-102)

اس کانفرنس میں طے کئے گئے بارہ نکاتی ایجنڈوں کی توثیق اقوام متحدہ سے ہونے کے بعد تمام ممبر ممالک پر جبراً نافذ کرنے کا پروگرام تھا۔ اس کی خلاف ورزی پر اقوام عالم "مجرم ملک" کے خلاف ایکشن لینے کی مجاز قرار دی گئی تھیں۔

ختم نبوت

کانفرنس کے در پردہ مضمرات:۔

امریکہ نیو ورلڈ آرڈر کے ذریعے اپنے ممکنہ حریف اسلام کا کردار ختم کرنا چاہتا ہے۔

ملٹی نیشنل کمپنیوں کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے لیے مغرب کو ہر جگہ سستی لیبر اور خام مال چاہیے۔ مرد و عورت کی تمیز ختم کر کے ہی یہ مقصد حاصل کیا جاسکتا ہے ساتھ ہی مزاحمت کرنے والی دینی قوت بھی غیر موثر ہو کر رہ جائے۔

اب ان حالات میں غور کرنے کی ضرورت ہے کہ جب Women's Empowerment کا ہائیڈروجن بم پھٹے گا تو انسانیت کے ذرات فضاؤں میں اڑیں گے۔

اور ان ہی ذرات کا اثر ہے کہ ہیلری کلنٹن کا کہنا ہے کہ امریکہ کی نوجوان لڑکیوں کا سب سے بڑا مسئلہ قانونی طور پر منعقدہ شادی سے پہلے ہی ان کا ماں بن جانا ہے (روزنامہ جنگ ۵ مارچ ۱۹۹۵ء)

بل کلنٹن نے بھی امریکی معاشرے کی تباہی کا رونا روتے ہوئے بیان دیا کہ "روحانیت کا فقدان امریکہ کو اپنی گرفت میں لے رہا ہے۔" (۱۹۶۱ء اکتوبر اکانومسٹ)

ان تمام حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے چین، کیتھولک ممالک اور مسلم ممالک نے اس کی شدید مخالفت کی ہے اور اس تمام تر کوشش کو جنسی بے راہ روی اور اباحیت کے فروغ کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

اب اگر ان تینوں گروہوں کا جائزہ لیا جائے تو اس میں کیتھولک چرچ کی مخالفت سب سے زیادہ اہم اور قابل توجہ ہے اگر عیسائیت کی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو عیسائیت نے تعلیمات عیسوی کو چھوڑ کر آزادی کی راہ اختیار کی تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عیسائیت اپنا اصل وجود تک کھو بیٹھی اور ہر برائی افراط و تفریط نے اس میں جگہ بنالی یہی نہیں بلکہ اخلاقی تعلیمات کا بھی سرے سے وجود ختم ہو گیا اور عیسائی معاشرے جنس پرستی اور ہوائے نفس کا شکار بن گئے اور آج اگر کیتھولک چرچ اس بات کی مخالفت کر رہا ہے تو اس میں ہم مسلمانوں کے لیے عبرت و نصیحت کے کئی پہلو موجود ہیں جنہیں اگر سمجھا نہ گیا تو پھر ہمارے معاشرے بھی بد اخلاقی اور اباحیت کا شکار ہونے سے محفوظ نہیں رہ سکیں گے ہمارے معاشروں میں جس طرح عورتوں کے حقوق کی جنگ لڑنے والے ادارے جو عورت کو چادر اور چار دیواری میں نہیں دیکھ سکتے انہیں سر بازار رونق جہاں بنا دینا چاہتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ہمارا میڈیا اس میں ان کا بھرپور ساتھ دے رہا ہے اور خاندانی منصوبہ بندی 'ضبط تولید کلچر' ایڈز کے بچاؤ سے متعلق ایسی چیزیں روشناس کرا رہا ہے جو بہتری کے بجائے مزید خرابی پیدا کر رہی ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ عورت کے مقام کا تعین کیا جائے اور ہمارے معاشرے میں جس کو مکمل اسلامی معاشرہ نہیں کہا جاسکتا اس میں عورت کے ساتھ ہونے والی ناانصافی کا ازالہ کیا جائے اور اسلام نے عورت کو جو مقام دیا ہے وہ اس کو دیا جائے اور اغیار کے کلیہ کو اختیار نہ کریں کیونکہ ایسا کرنا بالکل ایسا ہے جیسے مخمل میں ٹاٹ کا پیوند لگایا جائے۔

اور یہ بات طے ہے کہ عورت پر مرد کو قوام اگر بنایا گیا ہے تو اس میں شک کی گنجائش نہیں اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ اسلام سرے سے عورت کی صلاحیت سے ہی منکر ہے ایسا نہیں۔

بلکہ بقول اقبال مرحوم:

ع نسوانیت زن کا نگہبان ہے فقط مرد

پس عالم اسلام کا بھی فرض ہے کہ وہ بھی بین الاقوامی سطح کے فورم بنائے جہاں پر "عورت اور اسلام کی تعلیمات" جیسے موضوعات پر اہل قلم کو غور و فکر اور مستقبل میں اس کے بارے میں ممکنہ صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے عالم اسلام ہی کو نہیں مغربی دنیا کو بھی یہ باور کرا دے کہ اس منصوبہ بندی پر عمل کرتے ہوئے ہم عورت کو اس جائز اور عورت کے شایان شان مقام پر فائز کرنا چاہتے ہیں اور مغرب کو اس معاملے میں تقلید پر مجبور کریں کہ ہم بھیڑوں کی صورت مغرب کی تقلید کا شعار اختیار نہیں کریں گے۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ ان ہی میں سے ہے۔" اگر ہم نے ایسا کیا تو پھر ان کے جراثیم سے بچ نہیں سکیں گے آئیں ہم ان سے اثر لینے کی بجائے ان پر اثرانداز ہونے کا عزم کرلیں یقیناً کامیابی ہماری ہوگی۔

آپ ﷺ کی پانچ صفات کا ذکر

سورۂ احزاب آیت نمبر ۴۶ :

ترجمہ: "اور خدا کی طرف بلانے والا اور چراغ روشن، اے پیغمبر ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔"

تشریح: پہلے جو آیا ہے کہ اللہ کی رحمت مومنین کو اندھیرے سے نکال کر اجالے میں لاتی ہے، وہ اجالا اس روشن چراغ سے پھیلا ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب نور و ہدایت ہیں جس کے طلوع ہونے کے بعد کسی اور روشنی کی ضرورت نہ رہی۔ ساری روشنیاں اسی نور اعظم میں مل گئیں۔

مزید یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی توحید سکھاتے اور اس کا رستہ بتاتے ہیں جو کچھ کہتے ہیں، دل سے اور عمل سے اس پر گواہ ہیں اور قیامت کے دن بھی امت کی نسبت گواہی دیں گے کہ خدا کے پیغام کو کس نے کس قدر قبول کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نافرمانوں کو ڈراتے اور فرمانبرداروں کو خوشخبری سناتے ہیں۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

ایک چراغ اور بجھا اور بڑھی تاریکی

مناظر اسلام مولانا محمد امین اوکاڑویؒ بھی اللہ کو پیارے ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ○ مرحوم کو اللہ پاک نے بلا کا حافظہ عطا فرمایا تھا۔ آپ بیک وقت تمام مذاہب باطلہ کے مقابلہ میں اسلام کے ترجمان تھے۔ استحضار اتنا تھا کہ کسی بھی مسئلہ سے متعلق سوال کیا جاتا تو فوراً جواب ارشاد فرماتے۔ قادیانیت کے خلاف اسلام کی چلتی پھرتی تلوار تھے۔ قادیانی مناظر و مربی آپؒ کے نام سے ایسے بھاگتے جیسے کوا غلیل سے بھاگتا ہے۔

ہر سال آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں تشریف لاتے اور جمعۃ المبارک کو صبح کی نماز کے بعد ان کا تفصیلی بیان ہوتا۔ سامعین باوجود ساری رات کے تھکے ماندہ ہونے کے دلجمعی سے ان کے ارشادات سنتے۔ ان کا خطاب کانفرنس کا مغز ہوتا تھا۔ اس سال چونکہ اسی موقع پر جامعہ خیر المدارس ملتان کی ختم بخاری کی تقریب تھی۔ جس کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ اور ایسے ہی سالانہ رد قادیانیت و عیسائیت کورس چناب نگر میں بھی آپ تشریف لے جاتے اور تین روز تک آپ کے لیکچر ہوتے۔ جس سے شرکاء کورس کے مناظرانہ ذوق کو جلا نصیب ہوتی۔ اس سال فرمایا کہ چونکہ کانفرنس میں حاضری نہیں ہو سکی اس لیے تین روز ۶ ' ۷ ' ۸ نومبر تو لازمی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ العزیز اس سے بھی زیادہ وقت دوں گا تاکہ کانفرنس میں عدم شرکت کا کفارہ ہو سکے لیکن کورس شروع ہونے سے تین روز قبل یکم نومبر کو ان کا جنازہ اٹھا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اسٹیج کو اپنا اسٹیج سمجھتے اور فرماتے میرا اصل موضوع ہی رد قادیانیت ہے۔ ایک مشہور مناظر کے ساتھ کسی دینی مسئلہ میں مناظرہ ہو رہا تھا تو انہوں نے ازراہ تمسخر کہا کہ تمہیں کوئی عالم دین نہیں ملا کہ ایک اسکول ماسٹر کو میرے مقابلہ میں لے کر آئے ہو تو برجستہ کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ میں ایک اسکول ٹیچر ہوں' تیرے جیسے نالائق شاگردوں کو اب بھی کان پکڑواتا ہوں۔

مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ کے بعد آپ بیک وقت تمام مذاہب و مسالک کے مقابلہ میں مناظر تھے۔ مولانا لال حسین اخترؒ کے مقابلہ میں مد مقابل پھڑک نہیں سکتا تھا۔ لیکن مولانا اوکاڑویؒ کا انداز مدلانہ ہوتا۔ فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ کی طرح مد مقابل کو اس کا موقف مکمل کر بیان کرنے کا موقع دیتے۔ آپؒ نقل کے ساتھ ساتھ عقلی انداز میں اس طرح جواب دیتے کہ مقابل کو کہنا پڑتا۔

بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

ملک عزیز میں جب چند حضرات نے امام اعظم' سراج الائمہ' امام الائمہ حضرت ابو حنیفہ نعمان ابن ثابتؒ اور ان کے فقہ کے خلاف طوفان برپا کیا تو مولانا مرحوم خم ٹھونک کر میدان عمل میں آئے۔ اور فقہ حنفی کو دلائل و براہین سے اقرب الی السنۃ ثابت کیا۔

پرویزیت کے فتنہ نے سر اٹھانے کی کوشش کی تو آپ حجیت حدیث کے لیے میدان میں تھے۔

ضلع ملتان کے ایک قصبہ مخدوم رشید سے ابو الخیر اسلامی نامی ایک شخص نے حیات مسیح علیہ السلام کا انکار کیا تو آپ رفع و نزول مسیح علیہ السلام کو قرآن و حدیث سے پیرھن ومدلل کرنے کے لیے اس کے تعاقب میں اٹھ کھڑے ہوئے۔

کبیروالا کے ایک قصبہ چتروڑگڑھ سے ایک خطیب نے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کو اپنے خطیبانہ زور سے عوام میں پھیلانا شروع کیا اور عوام میں یہ تاثر دیا کہ میرے پاس قرآن پاک کی ایک سو آیات اور سولہ سو احادیث نبوی ہیں۔ ڈیرہ غازی خان میں مناظرہ ہوا۔ مولاناؒ نے اس کو چیلنج کیا کہ میں تمہیں ۹۹ ننانوے آیات اور پندرہ سو ننانوے ۱۵۹۹ احادیث معاف کرتا ہوں۔ قرآن پاک کی ایک آیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پڑھ کر سناؤ جس میں یہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں حیات کا تعلق اسی جسم عنصری کے ساتھ نہیں بلکہ کوئی اور جسم ہے۔ مقابل خطیب کے پاس "نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن" کے مصداق کوئی راہ فرار نہ تھی۔

غرضیکہ آپ کو اللہ پاک نے بے پناہ خوبیوں سے نوازا تھا۔ آپؒ نے اپنے کئی جانشین بنائے۔ اللہ پاک انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور ان کے ساتھ اپنے شایان شان معاملہ فرمائیں۔ اللھم اغفرلہ' وارحم' واعف عنہ (آمین ثم آمین۔)

ختم نبوت

میں نے قادیانیت کیوں چھوڑی؟

نیک بخت رشید احمد خالد صاحب کی ایمان افروز دلچسپ داستان

تحریر: حافظ محمد حنیف ندیم (مرحوم)

میرا نام رشید احمد خالد ہے۔ میں قادیانی گھرانے میں پیدا ہوا۔ قادیان کی کفریہ اور غلیظ فضا میں آنکھ کھولی۔ باپ سے مرزا قادیانی کے عقائد باطلہ اور خرافات وراثت میں حاصل کیں اور بالغ ہونے پر ایک کٹر اور متعصب قادیانی تھا۔ میں نے مرزائیت کا لٹریچر خوب پڑھا اور قادیانیت کے بارے میں اچھی خاصی معلومات حاصل کرلیں۔ پاکستان بننے کے بعد میں دارالکفر ربوہ منتقل ہو گیا۔ یہاں میں نے بڑے زور و شور سے قادیانیت کا پرچار شروع کر دیا۔ میری خدمات کو دیکھتے ہوئے مجھے مرزا ناصر کے ذاتی اسٹاف میں شامل کر لیا گیا۔

وقت گزرتا گیا اور میں کفر والحاد کی دلدل میں دھنستا گیا لیکن ایک اہم نکتہ بیان کرتا جاؤں جس نے میری کایا پلٹ دی کہ قادیانی ہونے کے باوجود مجھے حضرت علی ہجویریؒ سے بے پناہ عقیدت تھی اور میں اکثر ان کے مزار پر حاضری دیا کرتا تھا۔ آج سے تقریباً تین سال پہلے مجھے درد گردہ شروع ہو گیا۔ بڑے بڑے قادیانی ڈاکٹروں سے علاج کروایا لیکن تکلیف بڑھتی گئی۔ اس پریشانی کے عالم میں ایک رات سو گیا لیکن میرے بخت جاگ اٹھے۔ خواب میں مجھے حضرت علی ہجویریؒ کی زیارت نصیب ہوئی۔ انہوں نے پوچھا "کیوں پریشان ہو؟" میں نے نہایت مودبانہ انداز میں جواب دیا "درد گردہ نے ناک میں دم کر رکھا ہے۔" حضرت نے دعا کی اور جب میں خواب سے بیدار ہوا تو درد گردہ سے مکمل نجات پا چکا تھا۔

ایک رات پھر مجھے حضرتؒ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ حضرت نے پوچھا "کیوں پریشان ہو؟" میں نے جواباً عرض کیا 'بچوں کے کچھ معاملات ہیں۔ اس سلسلے میں بڑا فکر مند ہوں۔ حضرت نے دعا فرمائی اور میری وہ مشکلات بھی چند دنوں میں حل ہو گئیں۔ ایک رات پھر مجھے حضرتؒ کی زیارت نصیب ہوئی اور حضرتؒ نے مجھے حکم دیا کہ مرزائیت پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو جا۔ صبح بیدار ہوا تو میں نے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا اور میرے ساتھ میرے بیوی بچے بھی مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو گئے۔ ہمارے مسلمان ہونے کی خبر رائل فیملی پر برق بن کر گری اور جھوٹی نبوت کے ایوانوں میں ہلچل مچ گئی۔ قادیانی میری جان لینے کے درپے ہو گئے۔ قادیانی قواعد کے مطابق پہلے لالچ دیا گیا' میں نے انکار کر دیا۔ پھر دھمکایا گیا' خوفناک مستقبل کی پیشگوئیاں کی گئیں لیکن میں نے نبوت کے ان قذاقوں سے ببانگ دہل کہہ دیا یہ گردن کوئی کافر کی گردن نہیں' جو جھک جائے۔ اب اس جسم میں جناب خاتم النبیین ﷺ کی محبت سے بھرا ہوا خون دوڑتا ہے۔ یہ گردن کٹ تو سکتی ہے جھک نہیں سکتی اور میں نے نبوت کے لٹیروں کو للکار کے یہ بھی کہہ دیا کہ میں ربوہ نہیں چھوڑوں گا اور یہیں ختم نبوت کا مورچہ قائم کر کے تمہاری نبوت کا پول کھولوں گا۔ گھر کا بھیدی ہونے کے ناطے تمہارے بیاد کرتوتوں سے لوگوں کو آگاہ کروں گا۔ میری کھری کھری باتیں سن کر قادیانیوں کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور ایک رات جب میں چنیوٹ سے گھر واپس ربوہ آرہا تھا تو راستے میں مجھ پر فائرنگ کی گئی لیکن جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ میں صاف بچ گیا۔ تھانے میں میں نے ابتدائی رپورٹ درج کروا دی اور ان کے خلاف تھوڑی بہت کارروائی بھی ہوئی۔

قابل صد احترام جناب رشید احمد خالد صاحب نے نہایت جذباتی انداز میں کہا کہ میں نے اب قادیانیوں کو واشگاف الفاظ میں کہہ دیا ہے میری ایک جان کیا' اگر رب العزت مجھے ہزار جانیں بھی عطا کرے تو میں آمنہؓ کے لال ﷺ کی ختم نبوت پر نچھاور کر دوں گا لیکن تمہاری انگریزی نبوت کا تعاقب کرنا نہیں چھوڑوں گا۔

انہوں نے بتایا کہ کیونکہ میں قادیانیوں کا تربیت یافتہ آدمی تھا اور ان کے کفر کے داؤ پیچ اچھی طرح سمجھتا ہوں لہٰذا اب میں ان کے لیے بہت خطرناک ثابت ہو رہا ہوں۔ انہوں نے خداوند کریم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اب تک میں تینتیس قادیانیوں کو اسلام قبول کروا چکا ہوں اور انشاء اللہ زندگی کے آخری سانس تک ہر قادیانی تک جناب خاتم النبیین ﷺ کا پیغام پہنچاتا رہوں گا۔

اس کے بعد حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم (امیر مرکزیہ عالمی مجلس ختم نبوت) نے نو مسلم کے لیے استقامت کی دعا کی۔ جلسہ کے بعد مسلمان اپنے بھائی سے جوق در جوق بغلگیر ہو رہے تھے اور ہر طرف سے مبارک ہو' مبارک ہو کی صدائیں آرہی تھیں اور رشید احمد خالد صاحب اپنے چہرے پر ایمان کی روشنی سجائے اپنے مداحوں کے جھرمٹ میں مسکرا رہے تھے۔

ختم نبوۃ

شورش کاشمیریؒ

یہ کوچۂ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہے' پلکوں سے چل کے آ

"گنبد خضریٰ روبرو تھا۔۔۔ گستاخ انکھیاں کتھے جا لڑیاں' جہاں کبھی ایوب انصاریؓ کا مکان تھا اور رسولؐ اللہ کا ناقہ میزبانی کا شرف بخشنے کے لیے بیٹھ گیا تھا۔ وہاں جنت البقیع کو جاتی ہوئی سڑک پر سیارہ رک گیا۔ باب عمر' باب عبدالمجید۔۔۔۔ اور باب عثمان کی سڑک پر قصر الحجاز ہوٹل ہے۔ وہاں ہم دو کمرے لے کر ٹھہر گئے۔ کوئی دس منٹ میں نہا دھو کر کپڑے بدلے' بالکونی سے جھانکا تو نگاہیں گنبد خضریٰ سے ہم آغوش ہو گئیں۔ اس وقت کبوتروں کی ٹکڑی نے ہالہ باندھ رکھا تھا۔ آرام گاہ نبوتﷺ میں کورنش بجا لا رہے ہیں اور مجرئی عرض کر رہے تھے۔ مجھ پر سکتہ طاری ہو گیا۔ کیا واقعی مدینۃ النبیﷺ میں ہوں؟ یا خواب دیکھ رہا ہوں۔ مجھے اپنے موجود ہونے کا احساس ہو گیا۔

سلام ہو اے مدینۃ النبیﷺ

تو کائنات کے فخر وناز کی پونجی ہے۔

تیری بنیادیں صبح قیامت تک قائم ودائم ہیں۔

تو نے وہ شرف حاصل کیا جو کرۂ ارضی کے کسی خطے کو حاصل نہیں۔

اور نہ حشر تک کوئی خطہ اس سعادت سے مشرف ہوگا۔

تیری آغوش میں ایک انسانﷺ سو رہا ہے جو اپنے مولود سے ہجرت کر کے یہاں آیا۔ تو نے اس کو پناہ دی' اس کی میزبانی کی' پھر وہ تیرا ہی ہو گیا۔

تیری مٹی کو اس نے اپنے وجود سے زندہ جاوید کر دیا۔

تیرا نام اسی کا ہو گیا۔ یہاں تک بالا کیا اور دوام بخشا کہ صدیوں سے انسانوں کے قافلے صبح وشام تیری طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔

تیری فضاؤں میں قرن ہا قرن سے درود وسلام کے موتی بکھر رہے ہیں۔

تیرے ہاں حاضر ہونا دنیا کی عظیم سعادتوں میں سے ایک سعادت ہے' سب سے بڑی سعادت۔

آج قریب چودہ سو برس ہوتے ہیں تیری کوئی ساعت' کوئی ثانیہ کبھی درود وسلام سے خالی نہیں رہا

تیری گلیاں ہم ایسوں کے لیے مصری کی ڈلیاں اور گلاب کی کلیاں ہیں

تیرے ذرے مہر وماہ کو شرماتے اور دل ونگاہ کو چمکاتے ہیں

تیری ہواؤں میں انفاس رسالتﷺ کی خوشبوئیں بسی ہوئی ہیں

تو کتنا حلیم وکریم ہے کہ ہم ایسوں کو بھی حاضری کی سعادت بخشتا ہے۔ تیری عزت بے پایاں اور تیری عظمت بے کراں ہے۔ تو وہ دریائے کرم ہے کہ ہر ذی روح تیرے یہاں آ کر اپنی پیاس بجھاتا ہے۔ تو آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہے۔

اے کرۂ ارضی کے سر تاج! اے سر تاج الانبیاء کی آرام گاہ' ایک انسان کی بدولت کروڑوں انسانوں کو زندگی بخشنے والے' اے کلام اللہ کے ۸۶۴۳۰ کلمات اور تین لاکھ ۲۳ ہزار سات سو ساٹھ حروف میں سے مدنی آیتوں کی جائے نزول' اے آخری نبیﷺ کے مدفن مبارک جس کی ذات اقدس پر ۲۲ سال ۵ ماہ کے عرصے میں ۶۶۶ آیتیں نازل ہوئیں اے رحمتوں اور فضیلتوں کے شہر' اے عظیم انسانوں کے مامن' اے زبان وبیان کی روح رواں' اے سپہ سالاروں کے دل کی دھڑکن' اے انشاء پردازوں کے علو فکر' اے شاعروں کے تخیل کی معراج' اے خطیبوں کے ولولہ خطابت کی آبرو' اے عالموں کے افکار کی آرزو' اے دانشوروں کے علم وحکمت کی جستجو' اے اہل اللہ کے آستانہ آخر' اے عابدوں کی جبین ناز' اے زاہدوں کی محبت کے محور' اے جود وسخا کے مخزن' اے جمال دولت کے مسکن' اے گناہ گاروں کی بخشش گاہ' اے بلدہ رسالت پناہ' اے مرکز دل ونگاہ' اے انس وملک کی بوسہ گاہ' اے خطاکاروں کے خطاپوش' اے ہر عہد کے فضلاء کی منزل' اے عاشقان صادق کے محمل۔۔۔۔ ایک ہیچ مداں اور بے سروساماں کا سلام قبول کر۔

اے مدینۃ النبیﷺ تو مرکز انوار الٰہی ہے' تو نے سب غایتوں کی غایت اولیٰ کو دیکھا اور جاوداں ہو گیا۔ اللہ نے تجھے ہمیشگی بخشی ہے۔ فرشتے اللہ کے عرش سے تیرے فرش پر سلام ودرود کے تحفے لاتے ہیں۔ تو نے اسلام کو رونق بخشی اور تاریخ کو عزت دی ہے۔ تو نے ادب کو درخشاں کیا' تو نے قلم کو توانائی' زبان کی رعنائی' بیان کو زیبائی اور فکر کو گہرائی بخشی ہے۔ ہم تیرے اور تو ہمارا ہے۔ تیری صبحوں میں صحابہؓ کا سوز دروں اور انصار ومہاجرین کا جوش جنوں ہے۔ تو شب زندہ داروں کی بلاواسطہ حکایت کا گوہر مکنوں ہے۔ تو عرش سے نازک تر ہے۔ تیری آغوش میں نصف اسلام سو رہا ہے۔ تیری مٹی پاتال تک مقدس ہے۔ تو سب سے بڑی تاریخ ہے۔ تیرے شمال میں احد ہے' جس نے بقول ابوالحسن علی ندویؒ لغت کو شجاعت کے لیے بے شمار الفاظ دیے ہیں۔۔۔۔۔ وہ پہاڑ جو قیامت کے روز جنت میں اٹھایا جائے گا' تیرے مشرق میں جنت البقیع ہے' جہاں وہ لوگ سو رہے ہیں جو ابد الآباد تک زندہ ہیں۔ جن کے لیے موت نہیں' جن سے موت بھاگتی رہی اور ہمیشہ کے لیے بھاگ گئی۔ جن کے چہروں کی غیرت نے عرش وفرش سے سلام لیے ہیں' جو صرف زندہ رہنے کے لیے پیدا کیے گئے' جن کا عقیدہ تھا کہ موت زندگی کی ابتدا ہے اور وہ مر کے زندگی کی ابتدا کر گئے۔ وہی زندگی جب سے اب تک رواں دواں ہے۔"

سلام ہو اے مدینۃ النبیﷺ ۔۔۔۔۔ سلام ہو۔۔۔ اے شہروں کے شہنشاہ!

اے انسانوں کی امید گاہ! ۔۔۔۔ اے زیر فلک عالم پناہ! سلام ہو۔

ختم نبوة

اخبارِ ختمِ نبوّت

مولانا محمد لقمان علی پوریؒ ایک جرات مند اور بہادر خطیب تھے۔ تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں ان کی خدمات رہتی دنیا تک یاد رکھی جائیں گی' مجلس تحفظ ختم نبوت

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں حضرت مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریف' سید نفیس الحسینی' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا خدا بخش' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مجلس لاہور کے انچارج مولانا عزیز الرحمان ثانی نے مولانا محمد لقمان علی پوریؒ کی وفات حسرت پر قلبی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

تحریک ختم نبوت کے راہنماؤں نے کہا کہ مولانا محمد لقمان علی پوریؒ کی وفات سے ملک عزیز ایک جرات مند' بہادر اور تحریک ختم نبوت کے ممتاز راہنما کے وجود سے محروم ہو گیا ہے۔ مرحوم امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے قریبی شاگردوں اور ساتھیوں میں سے تھے۔ ایک عرصہ تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ رہے اور ملک بھر میں قادیانیت کا بھرپور تعاقب کیا۔ آج کل جمعیت علماء اسلام کے مرکزی راہنماؤں اور مولانا فضل الرحمان کے قریبی اور معتمد ساتھیوں میں سے تھے۔ انہوں نے دعا کی کہ خداوند قدوس مرحوم کی مغفرت فرما کر انہیں جوار رحمت میں جگہ دیں اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

مخلوط طرز انتخاب کا مطالبہ دو قومی نظریہ سے انحراف کے مترادف ہے۔ مولانا شاہ احمد نورانی کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد سے بات چیت

لاہور (پ ر) مخلوط طرز انتخاب کا مطالبہ اور جداگانہ طرز انتخاب کا خاتمہ دو قومی نظریہ سے انحراف کے مترادف ہے۔ ان خیالات کا اظہار جمعیت علماء پاکستان کے راہنما مولانا شاہ احمد نورانی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی قیادت میں ملنے والے ایک وفد سے ملاقات میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی تمام قابل ذکر دینی تنظیمیں اپنے سال رواں کے ۸/ مئی کے اجلاس میں جداگانہ طرز انتخاب کا مطالبہ کر چکی ہیں۔ مولانا نورانی نے کہا کہ این۔ جی۔ اوز اور غیر ملکی پیسے پر پلنے والے اور سستی شہرت کے حامل افراد اس قسم کے مطالبات کر کے طے شدہ مسائل کو دوبارہ چھیڑ کر پنڈورا بکس کھولنا چاہتے ہیں۔ مولانا نورانی نے تحریک ختم نبوت کے وفد کو اطمینان دلاتے ہوئے کہا کہ جداگانہ طرز انتخاب صرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مطالبہ ہی نہیں بلکہ ملت اسلامیہ کے دلوں کی آواز ہے۔

مولانا نورانی نے قادیانیت کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ' مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ' مولانا محمد علی جالندھریؒ کو ہدیہ تبریک پیش کیا۔ مولانا نورانی نے کہا کہ قادیانی اور مسیحی این۔ جی۔ اوز کی آڑ میں ارتداد کی تبلیغ کر کے ملک میں امن وامان کا مسئلہ پیدا کر رہے ہیں۔ انہوں نے تخت ہزارہ ضلع سرگودھا میں حالیہ فساد کو قادیانیوں کی شرارت قرار دیتے ہوئے کہا کہ قادیانی اس قسم کی حرکات کر کے حکومت کو ناکام کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں حکومت کو ان کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنی چاہیے۔ وفد میں مولانا شجاع آبادی کے علاوہ قاری محمد عمر حیات بھی شامل تھے۔

سانحہ تخت ہزارہ' قادیانی اشتعال انگیزی کا واضح ثبوت ہے

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما خواجہ خان محمد' مولانا اللہ وسایا' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا عزیز الرحمن ثانی اور مولانا اکرم طوفانی نے اپنے ایک اخباری بیان میں سرگودھا میں قادیانیوں کی طرف سے جارحیت کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت پورے ملک کے امن وامان کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ تخت ہزارہ میں چند روز قبل ایک مسلمان لڑکے کا ہاتھ ٹوکہ مشین سے کٹ گیا

ختم نبوۃ

تو قادیانیوں نے جمعہ کے خطبہ میں اسپیکر پر سرعام اعلان کیا کہ یہ سب کچھ مرزا قادیانی کی کرامت ہے۔ (نعوذباللہ) اس پر پورے گاؤں میں اشتعال پھیل گیا۔ دریں اثناء قادیانی ختم نبوت کے مبلغ اطہر شاہ کو تشدد کرتے ہوئے مسجد سے گھسیٹ کر اپنی عبادت گاہ میں لے گئے۔

قادیانی اس سے پہلے بھی سانگلہ ہل' چیچہ وطنی' فیصل آباد اور سیالکوٹ میں اشتعال انگیز کارروائیاں کر چکے ہیں۔ مسلمانوں کی دل آزاری اور اسلام دشمنی پر مبنی لٹریچر سرعام تقسیم کرتے ہیں جو کہ آئین پاکستان اور قانون کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے اور تاثر یہ دیتے ہیں کہ موجودہ حکومت ان کی سرپرستی کر رہی ہے۔ راہنماؤں نے کہا کہ یہ سب کچھ مخصوص این جی اوز اور اسلام دشمن طاقتوں کے ایماء پر ہو رہا ہے اور قادیانیوں کے لیے نرم گوشہ پیدا کیا جارہا ہے۔ راہنماؤں نے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اگر قادیانی ان مذموم سرگرمیوں سے باز نہ آئے تو حالات کی تمام تر ذمہ داری قادیانیوں پر ہوگی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت نے ان واقعات پر آئندہ کا لائحہ عمل تیار کرنے کے لیے 15 نومبر کو ہنگامی طور پر آل پارٹیز میٹنگ بلانے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔

مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ نے یوسف کذاب کیس کے مدعی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے خلاف قذف کے استغاثہ کو خارج کر دیا ہے

لاہور (پ ر) مجسٹریٹ دفعہ نمبر ۳۰ جناب غلام حسین نے جھوٹے مدعی نبوت اور گستاخ رسول کے چیلے عتیق نواز کی طرف سے تحریک ختم نبوت کے ممتاز راہنما اور "کذاب یوسف کیس" کے مدعی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے خلاف قذف کے استغاثہ کو خارج کرتے ہوئے' سفارش کی ہے کہ استغاثہ کے مدعی کے خلاف توہین عدالت کا کیس کیا جائے اور ہرجانہ لگایا جائے۔

تفصیلات کے مطابق عتیق نواز نامی ایک شخص جس نے اپنے آپ کو یوسف کذاب کا شاگرد ظاہر

میں نعرۂ ختم نبوت لگاؤں گا

سید امین گیلانی

تو مجھ کو آزما ظالم، میں تجھ کو آزماؤں گا
تو خنجر تیز کر، میں حریت کے گیت گاؤں گا

تو جتنا جبر کر سکتا ہے کر لے باوجود اس کے
میں طوفان بن کے اٹھوں گا، میں آندھی بن کے چھاؤں گا

پرستش کے لئے جتنے بھی بت تم نے تراشے ہیں
میں اک اک کر کے توڑوں گا، میں اک اک کر کے ڈھاؤں گا

رسول پاکؐ ختم المرسلین ہیں جو نہ مانے گا
وہ بے ایمان ہے، میں اہل ایماں کو بتاؤں گا

اگر چڑتے ہیں کافر نعرۂ ختم نبوت سے
میں یہ نعرہ لگاتا ہوں، میں یہ نعرہ لگاؤں گا

خوشا، قاتل تو مجھ کو قتل کر نام محمدؐ پر
رسول اللہؐ کے آگے سرخرو ہو کر تو جاؤں گا

کیا ہے۔ نے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے خلاف قذف کا استغاثہ دائر کرنے کی درخواست دی۔ جسے ایڈیشنل جج جناب اظہر چوہدری نے مورخہ ۱۶ ستمبر کو مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ میاں غلام حسین کے پاس دفعہ ۲۰۲ ضابطہ فوجداری کے تحت انکوائری اور رپورٹ کرنے کا حکم دیا۔ استغاثہ کی طرف سے ڈاکٹر حمید احمد ایاز بطور وکیل پیش ہوئے۔

مجسٹریٹ نے نہ صرف انکوائری کے بعد استغاثہ کو نہ صرف خارج کیا۔ بلکہ مدعی استغاثہ کو بھاری جرمانہ کرنے اور توہین عدالت کی سزا دینے کی سفارش کی۔ مجسٹریٹ نے کہا کہ یوسف کذاب کے خلاف زنا کا الزام پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ جس کے تحت کذاب کو سزا ہوئی اور سیشن کورٹ نے کذاب کو جھوٹا اور فراڈیہ ڈکلیئر کیا ہے۔ کذاب کی طرف سے ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی جا چکی ہے۔ اور دریں حالات استغاثہ قابل پیش رفت نہیں ہے۔ مجسٹریٹ نے اپنے تفصیلی فیصلہ میں قرآن وسنت اور اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے کے حوالہ جات بھی دیئے ہیں۔

مخلوط انتخابات کا مطالبہ دو قومی نظریہ سے متصادم ہے۔ اس قسم کا فیصلہ کیا گیا تو دینی جماعتیں تحریک چلائیں گی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب (دامت برکاتہم) و دیگر راہنماؤں حضرت مولانا سید نفیس الحسینی، حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا خدا بخش صاحب، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی لاہور دفتر کے انچارج مولانا عزیز الرحمن ثانی نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ مخلوط انتخابات کا رواج نظریہ پاکستان کے منافی ہے کیونکہ پاکستان کی بنیاد ہی دو قومی نظریہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ چند مسترد شدہ نام نہاد لیڈر غیر مسلم اقلیتوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لیے اس قسم کے شوشے چھوڑ کر مسائل کا پنڈورا بکس کھولنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اگر اس قسم کا کوئی فیصلہ کیا گیا تو دینی جماعتیں برداشت نہیں کریں گی۔ تحریک ختم نبوت کے راہنماؤں نے حکومت کو اس مسئلہ میں تعاون کی مکمل یقین دہانی کرائی۔

اظہار تعزیت

سکھر (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے رہنماؤں مولانا قاری خلیل احمد خطیب جامع مسجد بندر روڈ، مولانا عبدالمجید، آغا سید محمد شاہ، مولانا عبدالرحمن مجاہد، قاری عبدالحفیظ حاجی رشید احمد، حافظ محمد حسین ناصر مبلغ ختم نبوت سکھر نے، خادم حضرت امیر شریعتؒ مجاہد ختم نبوت یادگار سلف حضرت مولانا محمد لقمان علی پوریؒ اور حضرت مولانا محمد عالم کی وفات پر گہرے دکھ اور غم کا اظہار کیا اور ان حضرات کی دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور دعا کی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے درجات کو مزید بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی دینی خدمات کو قبول فرمائے اور ہمیں ان کا نعم البدل عطا فرمائے (آمین)

قادیانی جماعت کی آئین و قانون سے بغاوت بند کرائی جائے

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات فیصل آباد مولوی فقیر محمد نے وفاقی وزیر داخلہ، وفاقی وزیر مذہبی امور اور گورنر پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ چناب نگر میں قادیانی عبادت گاہوں، ہسپتالوں، دکانوں گھروں وغیرہ پر آیات قرآنی کے بورڈ لگا کر خود کو مسلمان ظاہر کرنے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۸۴ء کی خلاف ورزی پر قصوروار قادیانیوں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸۔ سی اور ۲۹۵۔ سی تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمات چلائے جائیں اور اسلامی شعائر کی توہین بند کرنے کے لیے کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی کی توہین کرنے، مسلمانوں کو قادیانیت کی تبلیغ کرنے، ڈش کے ذریعہ مرزا طاہر قادیانی غیر مسلم کی تقریر سنانے اور قادیانیت کے بیعت فارم پر کرانے پر قانون کی خلاف ورزی پر سخت کارروائی کی جائے۔ قادیانیوں کو بطور اقلیت تسلیم کرایا جائے اور اقلیت جیسا سلوک کیا جائے۔ قادیانی جماعت کی آئین و قانون سے بغاوت اور سرکشی کا خاتمہ کیا جائے۔ مسلمانوں کو اشتعال دلانے والی قادیانی سرگرمیاں بند کرائی جائیں قادیانیوں کو آئین و قانون کا پابند بنایا جائے۔

چوری کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات فیصل آباد مولوی فقیر محمد نے چیف ایگزیکٹو پاکستان اور وفاقی وزیر داخلہ سے مطالبہ کیا ہے کہ فیصل آباد کی اضافی بستی ڈی ٹائپ کالونی میں علاقہ مختاری چوک میں چھ ماہ قبل (مولوی فقیر محمد) کے گھر سمیت مزید ہونے والی ۱۰ چوریوں کا سراغ نہ لگانے اور ملزمان گرفتار نہ کرنے پر تھانہ ڈی ٹائپ کالونی پولیس اور دیگر حکام کے خلاف اعلیٰ سطح پر انکوائری کرائی جائے اور لٹے پٹے غریب لوگوں کی دادرسی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ایف آئی آر نمبر ۹۷

باقی صفحہ ۳۱ پر

ختم نبوۃ

محترم ماسٹر تاج الدین انصاریؒ

انگریز سے ٹکر لینے کی وجوہات

لاہور ۱۲/دسمبر ۱۹۵۲ء مسلمان علاقہ چھمن سنگھ (قلعہ محمدی) کی طرف سے جمعۃ المبارک کے موقع پر ایک عظیم الشان اجتماع کا اہتمام کیا گیا، اس اجتماع میں مجلس احرار اسلام پاکستان کے صدر محترم تاج الدین انصاریؒ نے اسلامیان لاہور سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"رد مرزائیت کے سلسلہ میں آج پاکستان میں جو تحریک اٹھ رہی ہے، وہ کوئی نئی تحریک یا آج کی تنظیم نہیں بلکہ مرزائیت کے خلاف محاذ اس وقت سے قائم ہے، جب سے انگریز نے ان سنہری سانپوں کو جنم دیا۔"

انگریز کے پروردہ سانپ:

قیام پاکستان سے قبل قادیان میں انگریز کے پروردہ سانپوں نے ملت اسلامیہ کو ڈسنے کی کوشش کی۔ مجلس احرار اسلام نے ان دشمنان ملک و ملت کا پوری قوت سے مقابلہ کیا، ہمیں جب بھی کامیابی کی امید نظر آنے لگی تو انگریز اپنے خود کاشتہ پودے (مرزائیت) پر سایہ کر کے اسے بچالیتا۔

ان حالات میں انگریز سے ہماری ٹکر دو طرح کی ہو گئی، ایک تو اس وجہ سے کہ انگریز ملک و ملت کے دشمن اور باغیان محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو پناہ دے کر اسے پال رہا تھا، اس لئے ہم مرزائیت کے اس مددگار کو ہی ختم کر دینا چاہتے تھے، اور دوسرے اس لئے کہ انگریز کا ہمارے ملک پر تسلط غاصبانہ تھا، ہم اپنے وطن کو فرنگی سامراج سے آزاد دیکھنا چاہتے تھے، اور اپنی قوم کو آزادی کی نعمت سے مالا مال اور خوش حال دیکھنا چاہتے تھے۔

ملک انگریز کے ظالم پنجوں سے نکل کر آزاد ہوا مگر انتہائی دکھ کی بات ہے کہ آزادی ملنے کے بعد قوم انگریزوں کے ظلم و ستم کے خون سے لت پت تھی وہ ہندو اور سکھ درندوں کی بربریت کا رونا رو رہی تھی اور ادھر یہ مرزائی ملک و ملت کو لوٹنے اور اسے کند چھری سے ذبح کرنے میں مصروف تھے۔

مجلس احرار اسلام نے بروقت حکومت کو متنبہ کیا، مگر کیا کیا جاتا، حکومت بیچاری رنگروٹوں کے ہاتھ میں تھی، انہوں نے ہماری ایک نہ سنی اور الٹا ہمیں چپ کرانے کی دھمکی دی، ہم چیختے چلاتے رہ گئے۔

مرزائیوں نے اہم جائیدادوں اور اسامیوں پر قبضہ کیا:

اور مرزائیوں نے بڑی بڑی کوٹھیوں، منڈیوں، کارخانوں، اور زمینوں پر قبضہ کر لیا، حکومت کے کلیدی عہدوں پر مرزائیوں کو مسلط کر دیا گیا، مسلمان قوم کو اپنے دکھ درد سے جب نجات ملی تو اس نے اپنے پیٹ کا مسئلہ حل کرانے کے لئے حکومت کی طرف توجہ دی، کچہریوں کے چکر کاٹے، مگر اب رکھا کیا تھا؟ پورے ملک پر مرزائیوں کا تسلط ہو چکا تھا، بے چارہ دکھیا مسلمان اپنا سا منہ لے کر آرام سے بیٹھ گیا۔

آپ نے فرمایا انگریز کے ان جاسوسوں نے ملک کا مال و دولت جس بے دردی اور بے رحمی سے لوٹا ہے، اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔

لاہور کے ماڈل ٹاؤن کے نصف حصہ پر صرف ان غداران ملک و ملت (قادیانیوں) کا قبضہ ہے۔

آزاد کشمیر پر تمام مرزائی افسران مسلط ہو چکے ہیں۔

آپ نے فرمایا: ہم نے ان ڈاکوؤں اور لٹیروں کے خلاف جب بھی صدائے احتجاج بلند کی تو وہ ارباب اقتدار کو ہمارے سامنے لاکھڑا کرتے تھے۔

آپ نے فرمایا: جہاں تک پاکستان کی مرکزی حکومت کا تعلق ہے، اس سے ہمیں بجا طور پر شکوہ ہے، اور ہم حکومت کے اس رویے پر انتہائی افسوس کا اظہار کرتے ہیں کہ اس سے تو اتنا بھی نہ ہو سکا کہ وہ پنجاب گورنمنٹ کی طرح مرزائیوں کے متعلق اپنے عقیدے کا بھی اعلان کر دیتی، حالانکہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے اور مرزائی وزیر خارجہ ظفر اللہ کو وزارت سے الگ کرنے کا تعلق مرکزی حکومت سے ہے۔

آپ نے فرمایا کراچی میں ۱۶ تا ۱۸ جنوری ۱۹۵۲ء کو منعقد ہونے والے کونشن میں ہم نے طے کیا کہ مرزائیوں کے سلسلہ میں ہم حکومت سے فیصلہ کن بات چیت کریں گے، حکومت نے تسلیم کر لیا تو بہتر ہے ورنہ ہم دوسرا اقدام (راست اقدام) اٹھانے پر مجبور ہوں گے۔

غذائی صورت حال:

آپ نے ملک کی غذائی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، خوراک کی قلت اور انسانوں کی بھوک نے ملک کے حالات انتہائی نازک کر دیئے ہیں۔ حکومت پر عوام کا اعتماد نہیں رہا، لوگوں میں مایوسی اور بددلی پھیل چکی ہے، یہ حالات فریقین کے لئے سخت مضر ہیں۔

قحط سالی نے ملک کو گھیر رکھا ہے، دریا کے پانی کی طنابیں تو ہندوستان نے کھینچ لی ہیں، اور قوم کے اعمال کو دیکھ کر خداوند عالم نے آسمانی بادلوں کو پانی کا ایک چھینٹا برسانے سے روک دیا ہے۔

آپ نے فرمایا: کبھی غور کیا، ایسا کیوں ہے؟

آپ جانتے ہیں کہ ایک انسان کسی سے وعدہ کرے، اور پھر وعدہ خلافی کر دے، تو اس سے طبیعت میں برافروختگی اور غم و غصہ ضرور پایا جاتا ہے، وہی حال آج ہمارے لیڈروں اور قوم کا ہے، انہوں نے خداوند عالم سے وعدہ کر کے ایک خطہ حاصل کیا تھا کہ وہاں اسلام کا بول بالا ہوگا، مگر خدا کے ساتھ کئے گئے اس وعدہ کو قوم نے یکسر بھلا دیا ہے، پروردگار عالم اس سے ناراض ہیں۔

(آزاد لاہور ۱۳/دسمبر ۱۹۵۲ء)

شہید اسلام حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

کی جاری فرمودہ

جامع مسجد خاتم النبیین

اور حضرت لدھیانوی شہیدؒ کی یاد میں قائم کردہ

دارالعلوم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

زیر تعمیر ہیں

جس کے لئے سیمنٹ، ریتی، بجری، سریا اور دیگر اخراجات کے لئے رقم کی اشد ضرورت ہے۔ نیز مسجد کی توسیع کے لئے مسجد سے متصل تین پلاٹوں کی بھی شدید ضرورت ہے۔ اہل خیر حضرات سے درخواست ہے کہ اس خانہ خدا اور دینی ادارہ کی تعمیر و توسیع میں تعاون فرما کر اپنے لئے اور اپنے والدین کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائیں

پتہ: پاکستان پوسٹ آفس سوسائٹی، گلشن لدھیانوی، اسکیم ۳۳، گلزار ہجری، کراچی

رابطہ: مولانا محمد طیب لدھیانوی، مہتمم دارالعلوم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، نائب مہتمم، فون: ۸۱۴۷۱۱

چیک یا ڈرافٹ اکاؤنٹ نمبر 553 نیشنل بینک پرانی نمائش برانچ کے نام ارسال فرمائیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کیلئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

کے درج ذیل منصوبوں میں تعاون فرمائیں

اندرون ملک و بیرون ملک تبلیغی مشن اور مراکز کا قیام،

پوری دنیا میں مبلغین کی تبلیغی سرگرمیاں اور قادیانیت کے سدباب کیلئے کوششیں،

اندرون ملک اور بیرون ملک مدارس اور مکاتیب قرآن کا مربوط نظام،

اعلیٰ عدالتوں میں قادیانیت، گوہر شاہی اور یوسف کذاب کے خلاف مسلمانوں کی طرف سے پیروی

اندرون ملک و بیرون ملک ختم نبوت کانفرنسوں اور سیمیناروں کا اہتمام

ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعے تبلیغی سرگرمیاں،

چناب نگر (ربوہ) میں مساجد اور دار المبلغین کا قیام

انٹرنیٹ کے ذریعے قادیانیت کے پروپیگنڈوں کا جواب،

رد قادیانیت، نزول مسیح اور دیگر اہم موضوعات پر ہزاروں رسائل اور تصانیف کی اشاعت و تقسیم

ان تمام منصوبوں اور عقیدہ کے تحفظ اور قادیانیت کی ارتدادی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے عطیات، زکوٰۃ، صدقات فطرہ کی رقوم سے بھرپور تعاون فرمائیں

شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

حضرت مولانا سید نفیس شاہ الحسینی
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کے پتے

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر: 514122
اکاؤنٹ نمبر 3464-UBL حرم گیٹ برانچ ملتان ۔ پنجاب بینک 310 - 7734NBL حسین آگاہی ملتان

دفتر ختم نبوت، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی فون 7780337-7780340
اکاؤنٹ نمبر 9-487 NBL نمائش برانچ - 927 ABL بنوری ٹاؤن برانچ، کراچی

ختم نبوت سینٹر 35-STOCKWELL GREE N LONDON.SW9. 9HZ. U.K. PHONE: 0171-737-8199.